www.urduchannel.in

عروضِ آصفیہ

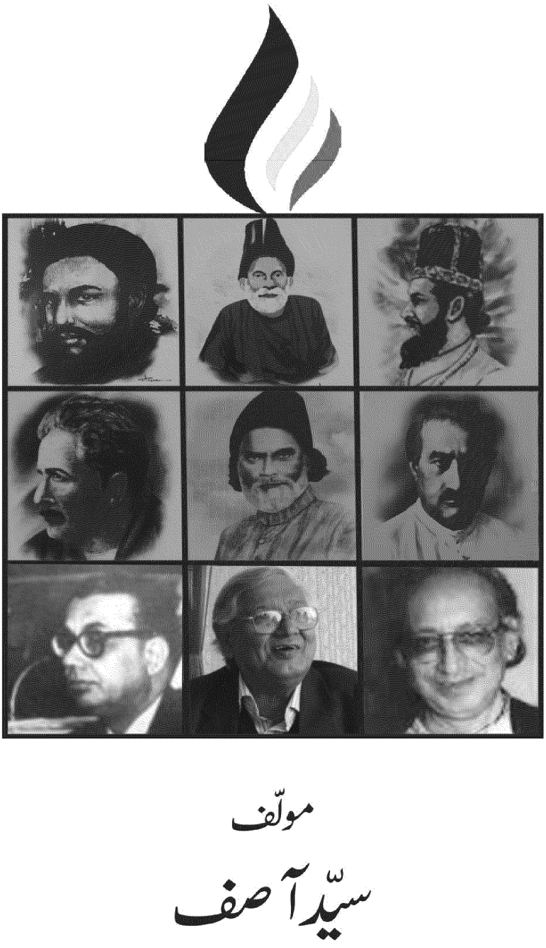

مولّف

سیّد آصف

اردو ساہتیہ پریشد

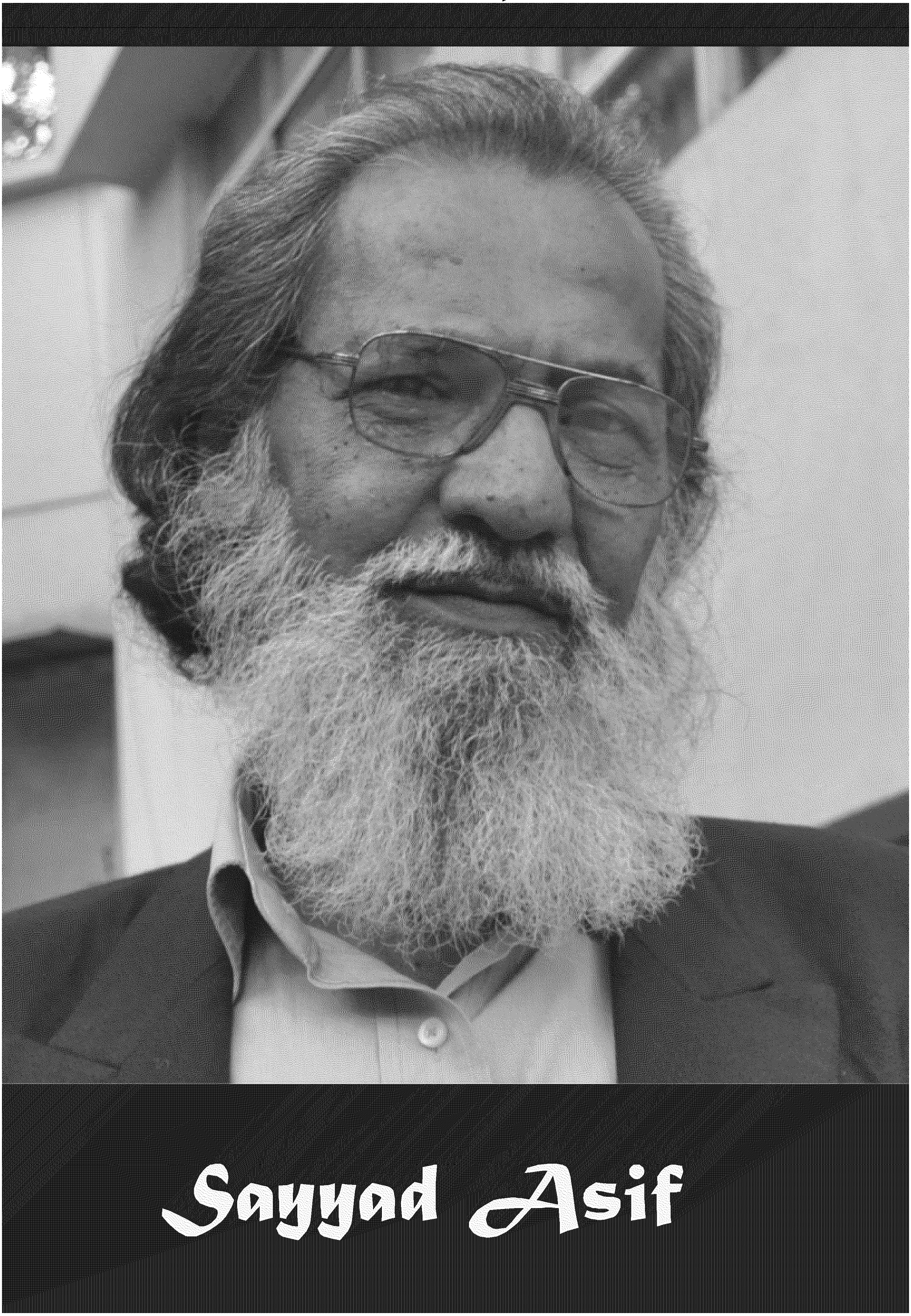
Sayyad Asif

www.urduchannel.in

عروضِ آصفیه

(ای بک)

مولف

سیّد آصف

www.urduchannel.in

☆ ﴿جملہ حقوق محفوظ بہ مولف﴾

☆ نامِ کتاب عروضِ آصفیہ

☆ مولف سیّد آصف

☆ موضوع علمِ عروض

☆ صفحات

☆ قیمت ۱۵۰روپیے

☆ سنِ اشاعت نومبر۲۰۱۶

☆ ناشر ابتدہ پبلی کیشن، پونے، انڈیا

☆ رابطہ ابتدا پبلی کیشن

☆ ای میل uspindia.in@gmail.com

☆ موبائیل +91 098222 06231

www.urduchannel.in

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر
	گوشۂ تہنیت: حسن اشرفی، عزیز مبارک پوری، اُدھومہاجن،	
	عرضِ مولف	
	مقدمہ/تجزیہ	
	تمہید	
	عروضِ آصفیہ	
	(۱) اردو رسم الخط کے حروفِ تہجی	
	(۲) حرف کی دو قسمیں	
	(۳) تلفظ اور صوت	
	(۴) اردو رسم الخط کا صوتی نظام	
	(۵) تلفظ اور تقطیع	
	(۶) برائے مشق (۱) اشعار کی تقطیع کیجئے	
	(۷) ردیف قافیہ	
	(۸) قافیے کے اصول	
	(۹) ہم قافیہ ہونا	
	(۱۰) مختلف ہم قافئے، حرفِ مستقل و متبدل	
	(۱۱) وزن	
	(۱۲) رکن	
	(۱۳) ارکان	

www.urduchannel.in

	(۱۴) ارکان اور ہم وزن الفاظ	
	(۱۵) بحر	
	(۱۶) مفرد بحریں	
	(۱۷) مرکب بحریں	
	(۱۸) اصل اور مروج بحریں	
	(۱۹) بحر کے نئے ناموں کی تشکیل	
	(۲۰) مثالِ نامِ بحر	
	(۲۱) مروج بحریں اور ان کے ارکان	
	(۲۲) حرف کا دبنا یا گرنا	
	(۲۳) حرف گرانے کی رعایت کا پس منظر	
	(۲۴) حرف گرانے کی رعایت کا فطری ہونا	
	(۲۵) حرف گرانے کے اصول	
	(۲۶) تقطیع کے اصول	
	(۲۷) تقطیع بر اشعار	
	(۲۸) میر سے ندا تک (۳۰ غزلیں)	
	(۲۹) برائے مشق (۳) غزلوں کی تقطیع کیجیے	
	(۳۰) رباعی	
	(۳۱) برائے مشق (۴) رباعیوں کی تقطیع کیجیے	
	(۳۲) دوہے	
	(۳۳) برائے مشق (۵) دوہوں کی تقطیع کیجیے	
	(۳۴) آزاد نظم	
	(۳۵) آزاد نظم کا عروضی نظام	
	(۳۶) آزاد نظم کی تقطیع کے اصول	

www.urduchannel.in

	(۳۷) برائے مشق آزاد نظم کی تقطیع کیجئے	
	(۳۸) شعر گوئی	
	(۳۹) شعر گوئی کا طریقہ	
	(۴۰) قافیہ ردیف کی جوڑی بنانا	
	(۴۱) بنیادی انیس بحریں	
	(۴۲) رباعی کی چوبیس بحریں	

انتساب بنام شکر

اپنے اللہ کے نام
جس نے مجھے سیّد آصف بنایا

ان عزیز و اقارب و احباب کے نام
جنھوں نے مجھے سیّد آصف بنائے رکّھا

ان کے بھی نام
جو مجھے سیّد آصف بنائے رکھیں گے

www.urduchannel.in

کلامِ تہنیت

برائے سیّد آصف

از : عبدالعزیز عزیزؔ اعظمی مبارک پوری

آسمانِ علم کے روشن ستارا آپ ہیں
فکر و فن کے بے سہاروں کا سہارا آپ ہیں
مسندِ شعر و ادب پہ جلوہ آرا آپ ہیں
یہ حقیقت ہے کہ اقلیمِ سخن پر راج ہے
عظمتوں کا آپ کے سر پر مزین تاج ہے

جس پہ نازاں ہیں سخنور وہ سخنور آپ ہیں
بحرِ استعداد کے نایاب گوہر آپ ہیں
خوب سے ہیں خوب تر ، بہتر سے بہتر آپ ہیں
آپ کی تصنیفِ گوہر بار پر ہے فن کو ناز
شاہ کارِ علم ہے ، موصوف کی عمرِ دراز

www.urduchannel.in

حضرتِ آصف نے کیا چھیڑا رُموزِ فن کا ساز
با ادب ہیں گوش بر آواز محمود و ایاز
آپ کی سرکار کو حاصل ہے شانِ امتیاز
ذاتِ عالی کا نہ ہے نازک خیالی کا جواب
جانے کس رُتبے پہ سر افراز ہیں عالی جناب

زندگی ہے محترم کی آبروئے فکر وفن
شاعر خوش فکر بھی کہتے ہیں نباضِ سخن
پیش کیجے تہنیت کے گل عزیزانِ وطن
خدمتِ اُردو میں کرتے ہیں بسر یہ صبح وشام
آپ کا ہے ہر کس وناکس پہ لازم احترام

www.urduchannel.in

یہ عظیم المرتبت ، عالی نسب ، عزت مآب
ہیں گلِ ادراک کے رعنائی و حسن و شباب
اس عزیزِ مضطرب کی ہوں دُعائیں مستجاب
نامِ نامی زندگی کے بعد بھی زندہ رہے
یعنی عالم تاب کی سورت درخشندہ رہے

----

www.urduchannel.in

عرضِ مولف

۱) 'عروضِ آصفیہ' علمِ عروض پر مستند کتاب نہیں ہے، نہ ہی ایسی کتاب کی تالیف مقصود ہے۔ یہ علمِ عروض سے نا آشنہ حضرات و مبتدیِ سخن کی علمِ عروض سے واقفیت کے لئے ترتیب دی ہوئی کتاب ہے۔انگریزی میں اسے Layman's Handbook کہتے ہیں۔

۲) لغت میں الفاظ کے صحیح تلفظ کو واضح کرنے کے لئے صوتی ہجا کو اپنایا جاتا ہے۔اسی صوتی ہجا کو بنیاد بنا کر،علمِ عروض کی واقفیت کے لئے نیا اپروچ (approch)،اس کتاب میں اپنایا گیا ہے۔

۳) 'میر تقی میر سے ندا فاضلی تک' کے شعری مجموعوں کے مطالعہ میں جتنے اوزان پائے گئے، اتنے ہی اوزان اس کتاب میں درج ہیں۔

۴) اس مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بنیادی انیس بحروں میں سے صرف نو بحریں اردو شاعری میں مروج ہیں۔اصل اور مزاحف بحروں کی کل تعداد تیس ہے۔

۵) کتاب کو نصابی انداز سے ترتیب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

۶) رباعیوں کے باب میں صرف جوش ملیح آبادی کی رباعیوں سے استفادہ کیا گیا ہے،تو 'آزاد نظم' اور 'دوہے' کے باب میں صرف ندا فاضلی کی نظموں، دوہوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۷) حوالے کے طور پر 'فنِ شاعری' مصنف علاّمہ اخلاق دہلوی، 'عروضِ خلیل مکتفی' مصنف ذاکر عثمانی، راویر،مہاراشٹرا' سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۸) کتاب کا نام 'عروضِ آصفیہ' محض اس لئے طے پایا کہ کتاب کے عیب و ہنر کا ذمہ صرف مولف کے سر ہو۔

۹) کتاب کے کسی بھی باب کے سمجھنے میں دشواری ہو،تو مولف ، بہ ذریعہ موبائل حاضرِ خدمت ہے۔

سیّد آصف

www.urduchannel.in

مقدمہ/ تجزیہ

بنیادی علمِ عروض کی بنیاد

ا) لفظ کا ناپ تول : لفظ کے عروضی ناپ تول کے لئے حرف کے متحرک اور ساکن ہونے کو اہمیت دی گئی ہے۔

متحرک : جن حروف پر 'زیر، زبر، پیش' کی حرکت ہو، ایسے حروف کو متحرک کہا جاتا ہے۔

ساکن : جن حروف پر جزم ہو، یا کوئی حرکت نہ ہو، ایسے حروف کو ساکن کہا جاتا ہے۔

متحرک اور ساکن حروف سے لفظ کے ناپ تول کے پیمانے بنائے گئے ہیں، جو دو، تین، چار، پانچ حرفی جز سے بنائے گئے ہیں۔

دو حرفی جز

سببِ خفیف : سببِ خفیف میں پہلا حرف 'متحرک' دوسرا حرف 'ساکن' ہوتا ہے۔

سببِ ثقیل : سببِ ثقیل میں دونوں حرف 'متحرک' ہوتے ہیں۔

تین حرفی جز

وتدِ مجموع : وتدِ مجموعہ میں پہلے دونوں حرف 'متحرک' تیسرا حرف 'ساکن' ہوتا ہے۔

وتدِ مفروق : وتدِ مفروق میں پہلا اور آخری حرف 'متحرک' اور درمیانی حرف 'ساکن' ہوتا ہے۔

چار حرفی جز

فاصلہ صغریٰ : فاصلہ صغریٰ میں پہلے تینوں حرف 'متحرک' اور چوتھا حرف 'ساکن' ہوتا ہے۔

پانچ حرفی جز

فاصلہ کبریٰ : فاصلہ کبریٰ میں پہلے چار حرف 'متحرک' اور پانچواں حرف 'ساکن' ہوتا ہے۔

'سبب، وتد، فاصلہ' کے ذریعہ 'ارکان' بنائے گئے ہیں۔

تجزیہ :

۱) جدید اردو تعلیم میں تحریری ہجا کے اعراب پر بہت کم زور دیا جاتا ہے۔سبب 'متحرک اور ساکن کی پہچان دشوار ہو گئی ہے ۔کمپیوٹر ٹائپنگ نے یہ دشواری اور بھی بڑھا دی ہے ۔ اردو 'سافٹ ویئر' میں کچھ کمی رہ گئی ہے۔ جسے دور کرنا اس قدر مشکل بھی نہیں ہے۔اس طرف اردو دانشور توجہ نہیں دیتے ، بلکہ کمپیوٹر کی سہولت کے موافق طرزِ تحریر پر آمادہ بلکہ بضد ہیں ۔لہٰذا نصابی کتابوں سے ضروری اعراب بھی غائب ہو رہے ہیں ۔اس وجہ سے بھی 'متحرک ۔ساکن' کی پہچان اور بھی دشوار ہو گئی ہے۔

۲) تحریری ہجا سے صوتی ہجا آسان ہے۔لغت میں لفظ کے تلفظ کو واضح کرنے کے لئے صوتی ہجا کا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔صوتی ہجا کے لئے لفظ کے یک حرفی اور دوحرفی جز کی ضرورت ہوتی ہے۔اس لئے لفظ کے ناپ تول کے لئے یک حرفی اور دوحرفی جز یا پیمانے کی ضرورت کے مدِنظر صوتی بنیاد پر 'صوتِ خفیف' اور 'صوتِ طویل' کی اختراع کی گئی ہے،اس کی علامت کے طور پر 'ا'۔'۲' کے عدد کا استعمال کیا گیا ہے۔اس 'صوتی جز' یا 'علامتی عدد' سے ہر رکن یا لفظ کا ناپ تول آسان ہو جاتا ہے۔

---

۲) ارکان : سبب، وتد، فاصلہ کے ذریعہ ارکان بنائے گئے ہیں۔ بنیادی ارکان آٹھ ہیں۔ان میں سے سات ارکان سے سات مفرد بحریں بنتی ہیں۔آٹھ ارکان میں سے کسی بھی دو ارکان کے اشتراق سے بارہ مرکب بحریں بنائی گئی ہیں۔اس طرح مفرد ۷ اور مرکب ۱۲، مل کر کل ۸+۱۲ = ۱۹ بحریں بنائی گئی ہیں۔

یہ تمام بحریں دائرے کی شکل میں ہیں ۔ان دائروں کے بغیر بھی کچھ مترنم بحریں ہیں ، جو دائروں کے اصول کے مطابق اس شکل میں نہیں آتیں ۔لہٰذا ایسی مترنم بحروں کے لئے بنیادی ارکان میں پھیر بدل کیا گیا،جن سے نئے ارکان بنائے گئے ۔اس پھیر بدل کو علمِ عروض کی اصطلاح میں زحاف کہتے ہیں۔

زحاف : رکن کے پھیر بدل سے نیا رکن بنانے کو زحاف کہتے ہیں۔زحاف کے اپنے اصول بنائے گئے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :

شاعری کا کم سے کم جز شعر ہے، جو دو مصروں پر محیط ہے۔اسلئے بحر کے اعتبار سے ارکان کی گنتی دگنی ہو جاتی ہے۔

جیسے : بحر : رمل ، ارکان : فاعلاتن ، تعداد : آٹھ

اس اعتبار سے بحر کے چھے حصّے بنائے گئے ہیں۔جیسے :

صدر	حشو	عروض
ابتدا	حشو	ضرب

بحر کے اعتبار سے ارکان کے چھ حصوں کا ٹیبل :

صدر	حشو/حشوین	عروض
فاعلاتن	فاعلاتن۔فاعلاتن	فاعلاتن
ابتدا	حشو/حشوین	ضرب
فاعلاتن	فاعلاتن۔فاعلاتن	فاعلاتن

بنیادی ارکان میں زحاف کا عمل،شعر میں اُس زحاف کے مقام کے اعتبار سے ہوتا ہے۔اسی اعتبار سے اُس زحاف کا نام طے کیا گیا ہے۔

بحر کے ارکان میں کوئی پھیر بدل نہ ہو تو اس بحر کو’سالم‘ بحر کہتے ہیں۔زحاف سے اثر انداز بحر کو ’مزاحف‘ کہتے ہیں۔

www.urduchannel.in

جیسے : 'فاعلاتن' اس رکن کے زحاف سے اثر انداز ہوکر مختلف ارکان بنتے ہیں۔

ف ۔ا ۔ع ۔ل ۔ا ۔ت ۔ن : فاعلاتن

ف ۔ا ۔ع ۔ل ۔ا ۔ ٥ ۔ ٥ : فاعلا/ فاعلن :

اس طرح رکن 'فاعلاتن' کے آخر کے صوتِ طویل جز 'تن' کو کم کرنا، اس زحاف کو 'خبن' کہتے ہیں، یہ اسمِ فعل ہے۔ اسمِ مفعول مخبون ہے۔ لہٰذا فاعلاتن اس رکن سے حاصل رکن 'فاعلا' کی جگہ اسی کا ہموزن لفظ 'فاعلن' رکھا گیا ہے، اسے 'مخبون' کہتے ہیں۔ اس طرح مختلف زحافات سے اثر انداز ہوکر 'فاعلاتن' اس رکن سے مختلف ارکان بنائے گئے، جن سے بحر رمل سے کئی نئی مزاحف بحریں بنتی ہیں۔ جیسے :

فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن : بحر رمل مثمن (سالم)

فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلن : بحر رمل مخبون مثمن (مزاحف)

اسی طرح بحر رمل سالم سے پانچ مزاحف بحریں بنتی ہیں، جو باب 'مروج بحر اور ان کے ارکان' میں درج ہیں۔

تجزیہ : بنیادی عروض میں ۳۰ سے زاید زحاف ہیں، جن سے محض ۱۳ ارکان حاصل کئے گئے ہیں۔ ماہرانِ عروض حضرات کی اکثر بحثیں اسی زحاف کے موضوع پر ہوتی رہتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ زحاف پر اتفاق رائے نہیں ہے۔ اسی کے مدِ نظر یہی مناسب لگتا ہے کہ ۸+۱۳=۲۱ ارکان کو بنیادی ارکان سمجھ لیں اور زحاف کی ضرورت کو ختم کر دیا جائے۔

----

www.urduchannel.in

۳) بحر کا نام : بنیادی عروض میں، مخصوص بحر کے مزاحف بحر کو، اصل بحر کے نام کے ساتھ زحاف کا نام ،اور دونوں مصروں کے ارکان کی تعداد کا اضافہ کیا جا تا ہے۔

مثال : بحر رمل سالم : فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن

مزاحف بحر رمل مثمن مخبون : فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلن

تجزیہ : بحر کے ارکان کی تعداد کا دونوں مصروں پر محیط ہونا، زحاف کے اصول کی ضرورت تھی۔ زحاف کی ضرورت کو ہٹا دیا جائے ،تو ایک مصرعہ کے ارکان کی تعداد کافی ہے۔ اسی سبب زحاف کے ناموں کی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی۔ لہٰذا بحر کا نام یوں ترتیب دیا گیا :

۱) بحر میں اگر ایک ہی رکن متواتر ہے، تو بحر کے اصل نام کے ساتھ ایک مصرعے کے ارکان کی تعداد نیز اسی رکن کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۲) بحر میں اگر مختلف ارکان آئے ہیں تو بحر کے اصل نام کے ساتھ ایک مصرعے کے ارکان کی تعداد نیز پہلے اور آخری ارکان کا اضافہ کیا گیا۔

مثال : بحر رمل مربع فاعلاتن : فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن

مزاحف بحر : بحر رمل مربع فاعلاتن فاعلن : فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلن

۳) سالم بحر کے نام ہی سے اس کی مزاحف بحریں جانی جاتی ہیں ، لہٰذا confusion پیدا ہو جا تا ہے۔ بہتر ہوتا اگر مزاحف بحروں کے لئے الگ ناموں کی تجویز ہوتی۔ مولف سے یہ جرأت نہ ہو سکی۔ ماہیرانِ عروض اور عروض فہم حضرات سے گذارش کہ وہ اس طرف توجہ دیں۔

----

www.urduchannel.in

۴) اجزائے قافیہ : پابند شاعری میں قافیہ شعر کا محور ہوتا ہے۔ بنیادی علمِ عروض میں قافیہ کے کل نو (۹) اجزا کی نشان دہی کی گئی ہے۔ حرفِ روی کو اہم جز گردانتے ہوئے حرفِ روی کے پہلے ۴ اور حرفِ روی کے بعد ۴ حرف ترتیب دئے گئے ہیں۔ ان ۹ حروف کو نام بھی دئے گئے ہیں۔ جیسے :

ردف۔ قید۔ تاسیس۔ دخیل۔ **روی** ۔ وصل۔ خروج۔ مزید۔ نائرا

تجزیہ :

۱) اردو زبان میں قافیہ کی صلاحیت رکھنے والے ایسے الفاظ کی کمی ہے جن کے ذریعہ قافئے کے سارے اجزا کی پہچان کرائی جاسکے۔

۲) اکثر اوقات حرفِ روی کا تعین ہی دشوار ہوتا ہے۔ جس کے باعث قافیہ کے عیب ایطاء کا فیصلہ بھی متنازع بن جاتا ہے۔

۳) آسانی کے لئے قافیے کے دو ہی جز کی اختراع کی گئی ہے۔

ا : حرفِ مستقل : قافیے کے وہ آخری حرف/حروف، جو اپنی حرکت کو برقرار رکھتے ہوئے قافیہ میں مستقل رہتے ہیں انھیں 'حرفِ مستقل' کہا گیا ہے۔

ب : حرفِ متبدل : حرفِ مستقل سے پہلے آنے والے وہ حرف، جو اپنی حرکت کو قائم رکھتے ہوئے تبدیل ہوتے رہتے ہیں، انھیں 'حرفِ متبدل' کہا گیا ہے۔

قافیوں کو سمجھنے اور جانچنے کا یہ آسان طریقہ ہوسکتا ہے۔

----

۵) رباعی : بنیادی علمِ عروض میں رباعی کے لئے چوبیس بحروں کو مختص کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی یہ رعایت بھی دی گئی ہے کہ رباعی کے چار مصرعوں کے لئے، چوبیس میں سے کسی بھی 'ایک' یا کسی بھی 'چار' بحروں کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

www.urduchannel.in

تجزیہ :

۱) رباعی کی تمام بحریں مشکل ہیں بغیر عروضی فہم کے کسی بھی بحر میں رباعی کہنا مشکل ہے۔

۲) چاروں مصروں میں چار الگ بحروں کے استعمال کی رعایت کے سبب تخلیق شدہ رباعیات کے تبصرہ کے لئے مبصر کو باقاعدہ رباعی کی بحروں کا چارٹ سامنے رکھنا پڑتا ہے۔

۳) محض مشکل بحر کے سبب رباعی جیسی خوبصورت صنف کے ناپید ہونے کا خطرہ منڈرا رہا ہے۔

۴) رباعی کے لئے مختص چوبیس بحروں میں سے مندرجہ ذیل دو بحروں کا تعین مناسب ہوگا :

۱) مفعول ۔مفاعیل ۔مفاعیل ۔فعل

۲) مفعول ۔مفاعیل ۔مفاعیلن ۔فع

یہ دونوں بحریں ، بحر ہزج مزاحف کی مروج بحر : 'مفعول ۔ مفاعیل ۔ مفاعیل ۔فعولن' سے قریب بھی ہیں۔

---

۶) بحر کی تعداد : بنیادی علمِ عروض میں گو کہ مزاحف بحروں کی تعداد بہت زیادہ ہے، لیکن اردو شاعری میں وہی بحریں استعمال ہوئیں جو اردو زبان کے قدرتی مزاج کے قریب رہیں۔ میر تقی میر کے دیوان سے ندا فاضلی کے مجموعوں تک کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ متقدمین، متوسّتین و متاخرین تک صرف تیس بحروں کا ہی استعمال ہوا ہے۔ لہٰذا انھیں تیس بحروں کا انتخاب اس کتاب میں درج ہے۔

شعراء حضرات میں ایسے شعراء بھی ہیں، جو غیر مترنم بحروں میں شعر کہنے پر قدرت رکھتے ہیں۔ بعض ماہیرانِ عروض شعراء نے نئ بحروں کی ایجاد بھی کی ہے، اور اپنے ہی ایجاد کردہ بحروں میں اشعار بھی کہے ہیں، لیکن یہ استثنائی اقدام ہیں۔ اسے قبولِ عام کا درجہ عطا کرنا مناسب نہیں۔

---

www.urduchannel.in

تمہید

ترنم ہر زبان کی شاعری کی بنیاد ہوتی ہے۔ترنم ہی شاعری کو نثر سے الگ کرتی ہے۔ترنم کی بنیاد تال یا ٹھیکا ہوتا ہے۔قدرت کی ہر شے میں تال ہے۔انسانی جسم کا تال،اس کی سانس اور دل کی دھڑکن سے جڑا ہوا ہے۔یہی تال اس کی بول چال یعنی زبان میں رونما ہوتا ہے۔زبان کا تعلق صوت یا آواز سے ہوتا ہے،اسی صوت کی صوری شکل اُس زبان کا رسم الخط ہوتی ہے۔

شاعری میں یہ تال (ترنّم) دو مصرعوں کے تناسب سے پیدا ہوتا ہے۔علمِ عروض اسی تناسب کو تولنے کا علم ہے۔اسی تناسب کو جانچنے کے لئے کچھ حروف کے مجموعے تشکیل دئے گئے جنھیں رکن کہا جاتا ہے۔رکن کی جمع ارکان ہے۔مخصوص ارکان کے مجموعے کو بحر کہتے ہیں۔

اردو علمِ عروض عربی سے مستعار ہے،لیکن اردو زبان اور ہندوستانی مزاج کے مطابق اسے ڈھالا گیا ہے۔چوں کہ فارسی زبان سے یہ علم اردو میں آیا،اردو شاعری، فارسی شاعری سے متاثر رہی ،لیکن جس مٹّی میں اسے پنپنا تھا،اس مٹّی کی تہذیب میں رچے بسے بغیر یہ ممکن نہ تھا۔لہٰذا صرف تشبیہہ ،استعارہ،علامت اور تلمیح تک ہی یہ معاملہ محدود رہا۔نفسیات،تہذیب،جذبات واحساسات خالص ہندوستانی رہے۔امیرؔ خسرو سے لیکر آج تک کے شعراء کی شاعری اس کی گواہ ہے۔

عربی علمِ عروض کے موجد خلیل بن احمد بصری (ع ۱۲۷ تا ۷۸۷) نے 'کتاب العروض' میں عربی عروض کی بنیاد رکھی۔فارسی شاعری نے معمولی ردو بدل یا اضافے کے ساتھ اسے اپنایا۔فارسی زبان کے ساتھ یہی علمِ عروض ہندوستان پہنچا اور اردو شاعری کا علمِ عروض بن گیا۔فارسی علمِ عروض کی کتاب 'حدایق البلاغت' (مصنف محمد حسین فقیر) کا ترجمہ امام بخش صہبائی نے کیا جو اردو زبان میں علمِ عروض کی پہلی کتاب ہے۔

بہ حوالہ : 'فنِ شاعری' مصنف علاّمہ اخلاق دہلوی

www.urduchannel.in

عروضِ آصفیہ

ترنم ہرزبان کی شاعری کی بنیاد ہوتی ہے۔ترنُّم ہی شاعری کونثر سے الگ اور بالاتر بناتا ہے۔ترنُّم کی بنیاد تال یا ٹھیکا ہے۔قدرت کی ہر شے میں تال ہے۔انسانی جسم کا تال،اس کی سانس اور دل کی دھڑکن سے منسلک ہے۔یہی تال انسان کی بول چال یعنی زبان میں رونما ہوتا ہے۔زبان کا تعلّق صوت یا آواز سے ہوتا ہے۔اسی صوت کورسم الخط میں تبدیل کیا گیا ہے۔

(ا) اردو رسم الخط کے حروفِ تہجّی

ا،

ب،پ،ت،ٹ،ث،

ج،چ،ح،خ،

د،ڈ،ذ،ر،ڑ،ز،ژ،

س،ش،ص،ض،

ط،ظ،ع،غ،ف،ق،ک،گ،

ل،م،ن،و،ہ،ۃ،ء،ی،ے۔

بھ،پھ،تھ،ٹھ،جھ،چھ،دھ،ڈھ،ڑھ،کھ،گھ،مھ،نھ۔

---

www.urduchannel.in

(۲) حرف کی دو قسمیں

حرفِ اصلی : جن حروف کی اپنی منفرد آواز ہوتی ہے انہیں حرفِ اصلی کہتے ہیں۔
اردو رسم الخط کا ہر حرف، حرفِ اصلی ہے۔
حرفِ علّت : جن حروف سے حرفِ اصلی کی صوتی حیثیت تبدیل ہوتی ہے، انہیں حرفِ علّت کہتے ہیں۔
اردو رسم الخط میں 'ا، و، ی، یے' حروفِ علّت ہیں۔
حرفِ اصلی کی منفرد صوتی شکل میں، حرفِ علت کے ملنے سے، ہر حرف کی دس (۱۰) صوتی شکلیں بنتی ہیں ،جن میں سے زیر، زبر، پیش ان اعراب سے تین شکلیں بنتی ہیں اور حروفِ علّت کے ساتھ مل کر سات شکلیں بنتی ہیں۔

۱) اَ ۔ ۲) آ ۔ ۳) اِ ۔ ۴) ای ۔ ۵) اُ ۔

۶) اُو ۔ ۷) اے ۔ ۸) اَئے ۔ ۹) او ۔ ۱۰) اَوَ ۔

نوٹ : اوپر صرف حرفِ الف کی دس (۱۰) شکلیں دی گیی ہیں، اسی طرح ہر حرف کی دس شکلیں بنتی ہیں۔

---

(۳) تلفّظ اورصوت

عام بول چال میں تقریباً ہر لفظ کا صحیح تلفظ ادا کیا جاتا ہے لیکن تلفظ کے اتار چڑھاو کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ محض بچپن سے کوئی زبان سنتے اور بولتے رہنے کی عادت اس کا سبب بنتی ہے۔ نصابی تعلیم کی وجہ سے کسی لفظ کا تحریری ہجّا کرنا تو آجاتا ہے لیکن صوتی ہجّا نہیں کر پاتے۔ شعوری طور پر غور کرنے پر ہی کسی لفظ کے صوتی ہجّا سمجھ میں آسکتے ہیں۔ مثلاً کرم اس لفظ کا تحریری ہجّا ہوگا 'ک۔ ر۔ م' لیکن یہ ہجا اس لفظ کا تلفظ سمجھنے میں مدد نہیں کرتا۔ اس تین حرفی لفظ کے تین تلفظ بنتے ہیں :

۱) ک۔ ر۔ م : تینوں حروف کی منفرد آواز کے اردو میں کوئی معنی نہیں ہوتے۔

۲) کر۔ م : پہلے دو حروف 'کر' ملا کر، اور 'م' کو الگ پڑھنے سے ہندی کا لفظ 'کر۔م' بن جائیگا جس کے معنی کام کے ہونگے۔

۳) ک۔ رم : پہلے حرف 'ک' کو الگ کر کے اور 'رم' ان دونوں حروف کو ملا کر پڑھنے سے اردو لفظ 'کرم' بنیگا جس کے معنی مہربانی کے ہونگے۔

لٰہذا لفظ کے حروف کے درمیان صحیح وقفہ سے، صحیح تلفظ طے ہوتا ہے۔ ہر لفظ کا تلفظ مختلف صوت میں ادا ہوتا ہے، اسی کو صوتی ہجا کہتے ہیں۔

صوتی ہجا میں پیش آنے والے صوت کی دو قسمیں ہیں۔

۱) صوتِ خفیف (ہلکی آواز) ، ۲) صوتِ طویل (لمبی آواز)

www.urduchannel.in

صوتِ خفیف : حرف کے تلفّظ میں ادا ہونے والی ہلکی آواز کو صوتِ خفیف کہتے ہیں۔

۱) حروفِ تہجی کے سارے حروفِ اصلی کی آواز 'صوتِ خفیف' ہوتی ہے۔

۲) 'مسئلہ' کا ہمزہ بھی صوتِ خفیف ہے۔

صوتِ طویل : حرف کے تلفّظ میں ادا ہونے والی لمبی آواز کو صوتِ طویل کہتے ہیں۔

صوتِ طویل کی قسمیں :

۱) حروفِ علّت کے ساتھ بنے ہوئے حروف صوتِ طویل ہوتے ہیں۔

جیسے : 'آ، پی، یوں، دو، 'اور' کا 'او'، لے، ائے وغیرہ۔

۲) تلفّظ کے اعتبار سے، دو حروف سے بنے ہوئے سارے جز صوتِ طویل ہوتے ہیں۔

جیسے : اب، دل، تم وغیرہ۔

نوٹ : شعوری طور پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ دو حرفی لفظ کے علاوہ تین یا چار حرفی الفاظ میں بھی تلفظ کی ادائیگی میں وقفہ آتا ہے، جیسے : 'محنت' اس لفظ کے تلفظ میں 'مح' کے بعد وقفہ آتا ہے، لہٰذا 'محنت' اس لفظ کے 'مح' اور 'نت' ایسے دو جز بنتے ہیں۔ یہ دونوں جز صوتِ طویل ہیں۔

صوتِ خفیف کے لیے بہ طور علامت ایک (۱) کے عدد کا استعمال کیا جائیگا۔

صوتِ طویل کے لیے بہ طور علامت دو (۲) کے عدد کا استعمال کیا جائیگا۔

نوٹ : اردو کے سارے الفاظ صوتی اعتبار سے '۱' یا '۲' میں ہی بٹتے ہیں۔

www.urduchannel.in

صوتِ خفیف(۱) اور صوتِ طویل(۲) کی مثالیں :

لفظ	صوتی ہجّا	علامتی عدِ صوت
عامد	عا۔مد	۲۔۲
بہار	ب۔ہا۔ر	۱۔۲۔۱
آئینہ	آ۔ئی۔نا	۲۔۲۔۲
ستم گر	س۔تم۔گر	۱۔۲۔۲
دنیادار	دن۔یا۔دا۔ر	۲۔۲۔۲۔۱
خداحافظ	خ۔دا۔حا۔فظ	۱۔۲۔۲۔۲

www.urduchannel.in

(۴) اردو رسم الخط کا صوتی نظام

۱) ہر زبان صوتی ہوتی ہے، اسے رسم الخط کے ذریعہ کاغذ پر اتارا جاتا ہے، لیکن بعض الفاظ کے صوتی تلفظ کو رسم الخط میں منتقل کرنا دشوار ہوتا ہے۔ موسیقی (سنگیت) اور شاعری کے علم کے ساتھ یہی دشواری پیش آتی ہے۔ لہٰذا صوتی معاملات کو صوتی انداز ہی سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

۲) عربی رسم الخط کو کچھ اضافے کے ساتھ عربی کے علاوہ فارسی اور اردو زبان کے لئے بھی اپنایا گیا۔ جب کہ تینوں زبانوں میں لسانی اعتبار سے کوئی یکسانیت نہیں ہے، تینوں زبانیں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ لیکن تینوں زبانوں میں ثقافتی تعلق آنے کے سبب فارسی زبان عربی سے اور اردو زبان عربی، فارسی دونوں زبانوں سے اس حد تک متاثر رہی کہ فارسی میں عربی الفاظ وتراکیب، اور اردو زبان میں عربی۔ فارسی الفاظ وتراکیب ہی درنہیں آئے بلکہ فارسی نے عربی رسم الخط کو اپنایا اور اس میں اپنی زبان کے تلفظ کو سمولینے والے حروف کے اضافے کئے۔ ساتھ ہی اپنی زبان کے لہجے کے مطابق عربی الفاظ کو اپنی زبان کے مزاج کے مطابق صوتی لہجہ دیا۔ یہی عمل اردو زبان میں بھی ہوا۔ الغرض ایک ہی رسم الخط ہونے کے باوجود، تینوں زبانوں کے حرفِ تہجی میں نمایاں فرق ہے۔ لہٰذا اردو رسم الخط کا صوتی نظام فارسی اور عربی سے الگ ہے۔

۳) اردو تحریر رسم الخط کے اعتبار سے مکتوبی اور ملفوظی ایسے دو حصوں میں بٹتی ہے۔

ا) مکتوبی : مکتوبی یعنی جیسے لکھی جاتی ہے۔

ب) ملفوظی : ملفوظی یعنی جیسے پڑھی جاتی ہے۔

اردو تحریر میں بعض حروف حرفِ اصلی کی طرح نہیں پڑھے جاتے، ان کا تلفظ حرفِ اصلی سے الگ ہوتا ہے۔ بعض حروف لکھے تو جاتے ہیں لیکن پڑھے نہیں جاتے۔ علمِ عروض میں لفظ کے ملفوظی صوتی ہجا کی اہمیت ہوتی ہے۔

www.urduchannel.in

۴) اردو میں استعمال ہونے والے کچھ مخصوص حروف وتراکیب کا مع تلفظ صوتی جائزہ حسبِ ذیل ہے :

۱) ہائے مختفی (ہائے ہوز) : صوتی اعتبار سے ہائے ہوز اردو میں تین طرح استعمال ہوتا ہے۔

۱) ہائے ہوز بہ اندازِ حرفِ اصلی :

ہمارا : ہ۔ما۔را : ۱۔۲۔۲ ، نگاہ : ن۔گا۔ہ : ۱۔۲۔۱

۲) ہائے ہوز بہ اندازِ حرفِ الف :

بہ : با : ۱ ، نہ : نا : ۱ ، خامہ : خا۔ما : ۲۔۲ ،

افسانہ : اف۔سا۔نا : ۲۔۲۔۲

(علمِ عروض میں 'بہ، نہ' صوتِ خفیف شمار کیے جاتے ہیں)

۳) ہائے ہوز بہ اندازِ حرفِ ے :

یہ : یے : ۱ ، پہ : پے : ۱ ، کہ : کے : ۱

(علمِ عروض میں 'پہ، کہ' صوتِ خفیف شمار کیے جاتے ہیں)

۴) ہائے ہوز بہ اندازِ حرفِ واو :

وہ : وو : ۲

۲) واو معدولہ : وہ حرفِ واوٗ جو لکھا تو جاتا ہے، لیکن پڑھا نہیں جاتا۔

خوش : خش : ۲ ، خود : خُد : ۲ ، خورشید : خر۔شی۔د : ۲۔۲۔۱

۳) واوٗ عاطفہ : وہ حرفِ واوٗ جو دو لفظوں کے درمیان بہ معنیٰ 'اور' کے آتا ہے۔

جان و مال : جا۔نو۔ما۔ل : ۲۔۲۔۲۔۱ ، دنیا و دیں : دن۔یا۔وَ۔دیں : ۲۔۲۔۲۔۲

دیدہ وَ دل : دی۔د۔وَ۔دل : ۲۔۱۔۲۔۲ ، بوؤ گل : بو۔وَ۔گل : ۲۔۲۔۲

۴) عربی الفاظ کا الف لام : بالآخر : بِل۔آ۔خِر : ۲۔۲۔۲

www.urduchannel.in

اناالحق : ا۔نل۔حق : ۱۔۲۔۲

نورُالعین : نورُل عین : نو۔رُل۔ع۔ن : ۲۔۲۔۲۔۱

بدرالدین : بدرُدّین : بد۔رُد۔دی۔ن : ۲۔۲۔۲۔۱ ،

فی الحال : فِل حال : فِل۔حا۔ل : ۲۔۲۔۱

فی الدنیا : فِدُنیا : فِد۔دُن۔یا : ۲۔۲۔۲

۵) عربی الفاظ کی تنوین : مثلاً : مثلن : مث۔لن : ۲۔۲

مخلوط حروف : مخلوط حروف اپنے پہلے حرف میں ضم ہوکر اپنے صوتی حیثیت کو بھی اس حرف میں ضم کر دیتے ہیں جس کے باعث ایک نیا تلفظ بنتا ہے۔

۶) ہائے مخلوط : اردو کے تمام ہائے مخلوط سے بنے ہوئے حروف ایک حرفی ہی ہوتے ہیں۔

جیسے : پھ، بھ، مھ، نھ، تھ، ٹھ، چھ، جھ، دھ، ڈھ، رھ، ڑھ، کھ، گھ، لھ ،

مثلاً : گھر : گھر : ۲ ، تمھارا : ت۔مھا۔را : ۱۔۲۔۲ ، بھیتر : بھی۔تر : ۲۔۲

۷) یائے مخلوط : کیا : کیا : ۲ ، کیوں : کیوں : ۲ ،

چیونٹی : چیوں۔ٹی : ۲۔۲

۸) واوٴ مخلوط : خواب : خوا۔ب : ۲۔۱ ، خواہش : خوا۔ہش : ۲۔۲

۹) نون مخلوط : وہ حرفِ نون جو لفظ کے درمیان میں آتا ہے اور بعد والے حرف سے مل جاتا ہے، ایسے حرفِ نون کو نون مخلوط کہتے ہیں۔ یہ اپنے بعد والے حرف پر اس طرح اثر انداز ہوتا ہے :

۱) حرفِ نون سے پہلا حرف صوتِ خفیف (۱) ہوتے ہوئے بھی صوتِ طویل (۲) بن جاتا ہے۔

جیسے : رنگ : رنگ۔گ : ۲۔۱ ، اندھا : اند۔دھا : ۲۔۲

(نون مخلوط کی ضرب سے بعد والا حرف مشدد ہو جاتا ہے)

www.urduchannel.in

ب) ایسے ’الفاظ‘ جہاں حرفِ نون کے بعد ہائے مخلوط سے بنا ہوا حرف ’ ے‘ کے ساتھ مل کر آ جائے تو پہلے صوتِ خفیف (۱) میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

جیسے : اندھیرا : ا۔ندھے۔را : ۱۔۲۔۲

ت) ایسے ’الفاظ‘ جہاں نون سے پہلا حرف صوتِ خفیف (۱) ہو اور حرفِ نون کے بعد حرفِ واؤ آئے تو وہ حرف صوتِ خفیف (۱) ہی رہتا ہے۔

مثلاً : کنول : ک(ں)۔ول : ۱۔۲ ، بھنورا : بھ(ں)و۔را : ۲۔۲

بھنور : بھ(ں)۔ور : ۱۔۲ ، دھنواں : دھ(ں)۔واں : ۱۔۲

(ب، ت کی مثالوں میں حرفِ نون مخلوط کی ضرب ماند پڑنے سے نون مخلوط حرفِ نون غنہ جیسا ہو جاتا ہے)

ث) دو حرفوں کے بیچ میں آنے والے حرفِ نون مخلوط کے بعد ’حرفِ بے‘ آئے تو ’حرفِ نون مخلوط‘ حرفِ میم میں بدل جاتا ہے۔

مثلاً : پنبہ : پمبہ : پم۔بہ : ۲۔۲ ،

انبساط : امبساط : ام۔ب۔سا۔ت : ۲۔۱۔۲۔۱

۱۰) نون غنّہ : حرفِ نون غنّہ اردو میں اکثر آخر میں آ کر پہلے والے حرف میں ضم ہو جاتا ہے اور اپنا آزاد وجود کھو دیتا ہے۔

(علمِ عروض میں نون غنہ بہ طور حرف شمار نہیں ہوتا)

مثلاً : جہاں : ج۔ہاں : ۱۔۲ ، پریشاں : پ۔رے۔شاں : ۱۔۲۔۲

۱۱) الف مقصورہ (کھڑا الف) : ۱) الٰہی : الاہی : ا۔لا۔ہی : ۱۔۲۔۲

۲) موسیٰ : موسا : مو۔سا : ۲۔۲ ،

۳) زکوٰۃ : زکات : ز۔کا۔ت : ۱۔۲۔۱

www.urduchannel.in

۴) ہمزہ : 'ہمزہ' حرفِ الف کا نعم البدل ہوتا ہے۔

جیسے : مسئلہ : مس۔ا۔لا : ۲۔ا۔۲

ا) ہمزہ واوٗ : رؤف : ر۔ؤ۔ف : ا۔۲۔ا ، آؤ : آ۔ؤ : ۲۔۲

ب) ہمزہ ی : گئی : گ۔ئی : ا۔۲

ت) ہمزہ ے : گئے : گ۔ئے : ا۔۲

۵) مشدّد : جس حرف پر تشدید ہوتی ہے، وہ حرف دو بار پڑھا جاتا ہے۔ایسے حروف کو مشدّد کہتے ہیں۔حرفِ مشدّد سے پہلے اگر صوتِ خفیف ہو،تو وہ صوتِ خفیف ،صوتِ طویل بن جاتا ہے۔

جیسے : شدّت : شد۔دت : ۲۔۲

نوٹ : حرفِ نون مخلوط اور حرفِ مشدد سے پہلے والا حرف اگر حرفِ علت سے بنا ہوا صوتِ طویل ہو،تو اس کے صوتی ہجا میں تشدید کا اثر تو نظر آئیگا،لیکن جز صوتِ طویل ہی رہیگا۔

جیسے : چاند : چاند۔د : ۲۔ا ، مادّہ : ماد۔دا : ۲۔۲

۶) اِضافت یا یائے باطنی : شبِ غم : ش۔بے۔غم : ا۔۲۔۲ ، دنیاءِ غم : دن۔یا۔ئے۔غم : ۲۔۲۔۲۔۲ ، تحفۂ غم : تح۔ف۔ئے۔غم : ۲۔ا۔۲۔۲ ، کوءِ یار : کو۔ئے۔یا۔ر : ۲۔۲۔۲۔ا ، وادیِ غم : وا۔دِ۔ئے۔غم : ۲۔ا۔۲۔۲

۷) مخفّف : کچھ الفاظ مخفّف لکھے بھی جاتے ہیں،اور پڑھے بھی جاتے ہیں،لہٰذا ان کی صوتی شکل بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔جیسے : گناہ : گنہہ : گ۔نہہ : ا۔۲

۸) الف وصل : اردو اشعار میں کسی لفظ کے بعد الف سے شروع ہونے والا لفظ آئے تو وہ حرفِ الف اپنے پہلے والے حرف میں وصل ہو کر اپنا وجود کھو دیتا ہے۔ایسے حرفِ الف کو الف وصل کہتے ہیں۔

نوٹ : الف وصل کی کی متعدد مثالیں باب 'تقطیع بر اشعار' میں درج ہیں۔

www.urduchannel.in

(۵) تلفظ اور تقطیع

۱) الفاظ یا شعر کے مصرعوں کے صوتی ہجا کو عروضی اصطلاح میں تقطیع کہتے ہیں۔

مثالیں :

۱) مصرع : کاگا، سب تن کھائیو، کھائیو چن چن ماس

تقطیع : کا۔گا۔سب۔تن۔کھا۔ء۔یو۔کھا۔ء۔یو۔چن۔چن۔ما۔س

عدد : ۲۔۲۔ ۲۔ ۲۔ ۲۔ا۔ ۲۔ ۲۔ا۔۲۔ ۲۔ ۲۔ ۲۔ا

۲) مصرع : بَلَغا لاُولیٰ بِکمالِہ

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجمالِہِ

تقطیع : بَ۔لَ۔غل۔اُ۔لا۔بِ۔کَ۔ما۔لِ۔ہی

عدد : ا۔ ا۔ ۲۔ ا۔۲۔ ا۔ ا۔ ۲۔ا۔ ۲

کَ۔شَ۔فد۔دُ۔جا۔بِ۔جَ۔ما۔لِ۔ہی

ا۔ ا۔ ۲۔ ا۔ ۲۔ ا۔ ۲۔ ۲۔ا۔ ۲

۳) مصرع : عشق نے غالبؔ نکمّا کر دیا

ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

تقطیع : عش۔ق۔نے۔غا۔لب۔نِ۔کم۔ما۔کر۔دِ۔یا

عدد : ۲۔ ا۔ ۲۔ ۲۔ ۲۔ ا۔ ۲۔۲۔۲۔ا۔ ۲

ور۔نہ۔ہم۔بھی۔آ۔د۔می۔تھے۔کا۔م۔کے

۲۔ ا۔ ۲۔ ۲۔ ۲۔ا۔۲۔ ۲۔ ۲۔ا۔ ۲

---

www.urduchannel.in

(٦) برائے مشق (۱) :

مندرجہ ذیل اشعار کے مصروں کی صوتی ہجا اور علامتی عددِ صوت کے مطابق تقطیع کیجئے۔

غالب۔ دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت، درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئینگے ہم ہزار بار ، کوئی ہمیں ستائے کیوں
دیر نہیں ،حرم نہیں ،در نہیں، آستاں نہیں
بیٹھے ہیں رہگذر پہ ہم، کوئی ہمیں اٹھائے کیوں
جب وہ جمالِ دل فروز ، صورتِ مہرِ نیم روز
آپ ہی ہو نظارہ سوز، پردے میں منہ چھپائے کیوں
ہاں، وہ نہیں خدا پرست، جاؤ، وہ بے وفا سہی
جس کو ہو دین ودل عزیز، اس گلی میں جائے کیوں

---

www.urduchannel.in

(۷) ردیف ۔قافِیہ

اردو شاعری کی غزل یا ہر پابند صنفِ سخن میں ردیف ،قافیہ کی اپنی اہمیت ہے،اس کے بغیر کوئی پابند صنفِ سخن مکمّل نہیں ہوتی ۔ردیف اور قافیہ دونوں مکمّل لفظ ہوتے ہیں،خواہ وہ لفظ فعل ہو یا اسم ۔

بعض شعروں میں ردیف نہیں ہوتی ،ایسے اشعار کو غیر مردّف کہا جا تا ہے ۔لیکن قافیہ کا ہونا شرط ہے ۔اسی لئے علمِ عروض میں ہر پابند صنفِ سخن 'مقفّیٰ' کہلاتی ہے ۔

ردیف : وہ لفظ جو غزل کے مطلع کے دونوں مصرعوں کے آخر میں آئے یا شعر کے ثانی مصرعے کے آخر میں آئے اور مستقل رہے ۔ایسے لفظ کو ردیف کہتے ہیں ۔

قافیہ : وہ لفظ جو ردیف سے پہلے ہوتا ہے ۔قافیہ مطلعے کے دونوں مصرعوں میں یا شعر کے ثانی مصرعے میں آتا ہے قافیہ کہلاتا ہے ۔قافئے کا ایک حرف یا ایک سے زائد حروف مستقل ہوتے ہیں ،اور اس سے پہلے کا حرف متبدّل ہوتا ہے،اس حرف کی صوتی شکل قائم ہوتی ہے،لیکن حرف بدلا ہوا ہوتا ہے ۔

مثال : ہوئی تاخیر،تو کچھ،باعثِ تاخیر بھی تھا

آپ آتے تھے،مگر کوئی عناں گیر بھی تھا ۔غالب

اس شعر میں 'بھی تھا' یہ جز دونوں مصرعوں میں قائم ہے ،اس کے کسی بھی حرف یا اس کی حرکت میں کوئی تبدیلی نہیں ہے،اسے 'ردیف' کہتے ہیں ۔

ردیف سے پہلے آنے والے دوالفاظ 'تاخیر' اور 'عناں گیر' قافئے ہیں ۔

قافیہ : تاخیر ۔اناں گیر ، حرفِ مستقل : یے ۔ر ، حرفِ متبدل : خ ۔گ

دونوں قافیوں میں 'یے ۔ر' حرفِ مستقل ہیں، 'خ ۔گ' حرفِ متبدل ہیں ۔

----

www.urduchannel.in

(۸) قافیہ کے اصول

کوئی بھی قافیہ کم از کم دو حرفی لفظ ہی سے بنتا ہے، دو سے کم حرف کا کوئی قافیہ نہیں ہوتا، البتہ دو سے زیادہ حروف ہو سکتے ہیں۔ ہر قافیہ کے حروف کے اعتبار سے دو جز بنتے ہیں۔

ا) حرفِ مستقِل : حرفِ مستقل قافیہ کا وہ آخری حرف ہوتا ہے جو قافیہ کا مستقل جز ہوتا ہے۔ حرفِ مستقل ایک یا ایک سے زائد بھی ہوتے ہیں۔ نہ یہ حروف بدلتے ہیں، نہ ان کی صوتی شکل میں کوئی فرق آتا ہے۔ دونوں قافیوں میں حرفِ مستقل ایک یا ایک سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں۔

۲) حرفِ متبدّل : قافیہ میں حرفِ مستقل سے پہلے آنے والے حرف کو حرفِ متبدل کہتے ہیں۔ حرفِ متبدل ایک ہی ہوتا ہے، یہ حرف بدلتا رہتا ہے لیکن اس کی صوتی شکل (حرکت) قائم رہتی ہے۔

نوٹ:

ا) حرفِ علّت حرفِ متبدل نہیں بنتا۔

ب) دو صوتِ خفیف مل کر بننے والے صوتِ طویل کا پہلا حرف تو حرفِ متبدل بن سکتا ہے لیکن دوسرا حرف حرفِ متبدل نہیں بنتا۔

جیسے: جلتا : جل۔تا

۲ ۲

اس لفظ کے پہلا جزٔ (جل) ج اور ل مل کر صوتِ طویل بن جاتا ہے، ایسے صوتِ طویل کا دوسرا حرف ل حرفِ متبدل نہیں بنے گا

یعنی جلتا کا قافیہ چلتا تو بن سکتا ہے لیکن جلتا کا قافیہ کہتا نہیں بن سکتا

۳) احتیاط در قافیہ :

ا) بعض قافیوں میں حرفِ مستقل واحد حرفِ الف ہوتا ہے۔ ایسے قافیوں میں 'ہائے مختفی سے

www.urduchannel.in

بنے ہوئے قافیوں کا بھی استعمال ہوتا ہے۔جیسے 'بھلا۔ پتہ' چونکہ 'پتہ' کا ہائے مختفی الف کی آواز ہی دیتا ہے،اس لئے ان کا استعمال جائز ہے۔لیکن یہ احتیاط ضروری ہے کے مطلع ہی میں الف کے ساتھ ہائے مختفی کا قافیہ کا استعمال ہو،تاکہ واضح ہو کہ الف اور ہائے مختفی دونوں کے قافیوں کا استعمال کیا گیا ہے۔

نوٹ : مطلع میں دونوں قافیے 'الف' کے ہوئے تو باقی شعروں میں بھی الف کے قافیہ کی شرط عاید ہو جائیگی۔ایسے ہی دونوں قافیے ہائے مختفی کے ہوئے تو باقی شعروں میں بھی ہائے مختفی کے قافیے کی شرط عاید ہوگی۔

۲) حرفِ متبدل کی حرکت یا صوتی شکل بدل جائے تو وہ لفظ قافیہ نہیں بنتا۔

جیسے : نکتہ چیں ہے،غمِ دل اس کو سنائے نہ بنے

کیا بنے بات، جہاں بات بنائے نہ بنے

ردیف : نہ بنے ، قافیہ : سُنائے۔بنائے

حرفِ مستقل : نائے ، حرفِ متبدل : سُ۔بَ

حرفِ متبدل 'سُ' پہ پیش ہے، 'بَ' پہ زبر ہے۔حرکت بدلنے سے یہ قافیہ غلط ہے۔

۲) نوٹ : بعض قافیوں میں حرفِ متبدّل دونوں مصرعوں میں اپنی صوتی شکل کے ساتھ ایک ہی ہوتا ہے لیکن اگر ان کے معنیٰ بدلے ہوئے ہوں تو وہ قافیہ درست ہوگا۔

جیسے : جن کے لئے اپنے تو یوں جان نکلتے ہیں = اس راہ میں وے جیسے انجان نکلتے ہیں

قافیہ : جان۔انجان

حرفِ مستقل : ان ، حرفِ متبدل : ج

دونوں قافیوں میں ایک ہی حرفِ متبدّل 'ج' ہے لیکن 'جان' اور 'انجان' دونوں معنوی اعتبار سے الگ ہونے سے، یہ قافیہ درست ہے۔

۴) حرفِ علت کے قافیئے : جن قافیوں میں حرفِ مستقل واحد حرفِ علت 'ا، و، ی، یے' ہوں تو ایسے

www.urduchannel.in

قافیوں کو اس مخصوص 'حرفِ علت کا قافیہ' کہا جاتا ہے۔

جیسے : 'الف' کا قافیہ : خدا۔ہوا۔پتہ ، آ۔شرما۔بولا۔چھوٹا۔سونپا

'ی' کا قافیہ : چلی۔خوشی۔کسی ، آندھی۔وادی۔پہیلی

'ے' کا قافیہ : بھلے۔برے۔دبے ، اجڑے۔پورے۔اونچے

نوٹ :

۱) حرفِ علت کے قافیوں میں ان ہی الفاظ کے قافیوں کا استعمال ضروری ہے، جن الفاظ کے ہم قافیہ الفاظ کی تعداد تین سے کم ہو۔

۲) حرفِ علت کے قافیوں میں ایسے الفاظ کے قافیوں کا استعمال بھی ممکن ہے، جن کی تعداد تین سے زیادہ ہو، بہ شرط کہ ایسے الفاظ کا صرف ایک ہی قافیہ استعمال ہو۔

---

(۹) ہم قافیہ ہونا

ایسے دو الفاظ جن کے حروف، قافیہ کے اصول کے مطابق حرفِ متبدل، حرفِ مستقل کے موافق ہوں ہم قافیہ کہلاتے ہیں۔

پتّا ۔ پتّا، بوٹا ۔ بوٹا ، حال ہمارا جانے ہے

جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

اس شعر میں

ردیف : جانے ہے ،

قافیہ : ہمارا۔سارا ، حرفِ متبدل : م۔س ، حرفِ مستقل : ارا

ہمارا، سارا کے حرفِ متبدل، حرفِ مستقل قافیہ کے اصول کے مطابق ہیں، اس لئے ہمارا۔سارا ہم قافیہ ہیں۔

www.urduchannel.in

(۱۰) مختلف ہم قافئے، حرفِ مستقل، حرفِ متبدل

	قافیہ	حرفِ متبدل	حرفِ مستقل
دوحرفی قافئے	غم	غ	م
	دم	د	م
	آ	ا	ا
	جا	ج	ا
	۲	ا	ا
تین حرفی قافئے	کرم	ک	رم
	بھرم	بھ	رم
	۳	ا	۲
چار حرفی قافئے	دوست	د	وست
	پوست	پ	وست
	۴	ا	۳
پانچ حرفی قافئے	باختہ	ب	اختہ
	ساختہ	س	اختہ
	۵	ا	۴

www.urduchannel.in

برائے مشق (۲) : حرفِ متبدّل اور حرفِ مستقل کے ساتھ قافئے ملائیے۔

حسرت ، جوش ، اظہار ، خوشبو ، فانی ، سہارا ، نفرت ، ہوش ، جانی ، ہمارا ، گلزار ، جستجو

---

(۱۱) وزن

لفظ کے تلفظ کے صوتی اتار چڑھاو کو وزن کہتے ہیں۔ جیسے :

لفظ : آشیانہ

تالفظ : آ۔ش۔یا۔نا

عدد : ۲۔۱۔ ۲۔۲

ہم وزن ہونا : دو لفظوں کے صوتی تناسب کو ہم وزن ہونا کہتے ہیں۔ جیسے :

۱) لفظ : آشیانہ

تلفظ : آ۔ش۔یا۔نا

عدد : ۲۔ ۱۔ ۲۔۲

۲) لفظ : آسمانی

تلفظ : آ۔س۔ما۔نی

عدد : ۲۔ ۱۔ ۲۔۲

آشیانہ۔آسمانی، ان دونوں الفاظ کا صوتی تناسب ایک ہونے سے، یہ دونوں الفاظ ایک دوسرے کے ہم وزن کہلائینگے۔

---

www.urduchannel.in

(۱۲) رکن

علمِ عروض میں لفظ یا شعر کے مصرعوں کے، وزن کے ناپ تول کے لئے بنے ہوئے مخصوص لفظ کو رکن کہتے ہیں۔ اس لفظ کے اپنے کوئی آزاد معنی نہیں ہیں۔ جیسے **فاعلاتن** ایک رکن ہے۔

فاعلاتن کی صوتی ہیئت :

رکن : فاعلاتن

تلفظ : فا۔ع۔لا۔تن

عدد : ۲۔ ۱۔ ۲۔۲

فاعلاتن اس رکن کا ، لفظ۔۱ : آپ جیسا ، لفظ۔۲ : کون ہوگا۔ان لفظوں کے ساتھ ناپ تول :

رکن	فا	ع	لا	تن
عدد	۲	۱	۲	۲
لفظ۔۱	آ	پ	جے	سا
لفظ۔۲	کو	ن	ہو	گا

فاعلاتن اس رکن سے لفظ (۱) : آپ جیسا ، لفظ (۲) : کون ہوگا۔ کے ناپ تول کرنے سے ثابت ہوا کہ دونوں الفاظ کا وزن رکن فاعلاتن کے برابر ہے۔

----

www.urduchannel.in

(۱۳) ارکان

مخصوص حروف کا مجموعہ جس سے کسی بھی لفظ کا صوتی ناپ تول کیا جاتا ہے اسے 'رُکن' کہتے ہیں۔رکن کی جمع 'ارکان' کہلاتی ہے۔ارکان سے مختلف بحریں بنائی گئی ہیں۔

جملہ ارکان مع تلفّظ وعلامتی عددِ صوت :

1) سات حرفی ارکان

نمبر	:	رکن	:	تلفظ	:	عدد
۱)	:	مفاعیلن	:	م۔فا۔عی۔لن	:	۱۔۲۔۲۔۲
۲)	:	مفاعلتن	:	م۔فا۔ع۔ل۔تن	:	۱۔۲۔۱۔۱۔۲
۳)	:	متفاعلن	:	م۔ت۔فا۔ع۔لن	:	۱۔۱۔۲۔۱۔۲
۴)	:	فاعلاتن	:	فا۔ع۔لا۔تن	:	۲۔۱۔۲۔۲
۵)	:	مُستفعلن	:	مُس۔تف۔ع۔لن	:	۲۔۲۔۱۔۲
۶)	:	مفعولات	:	مف۔عو۔لا۔ت	:	۲۔۲۔۲۔۱

2) چھ حرفی ارکان

۷)	:	مفاعیل	:	م۔فا۔عی۔ل	:	۱۔۲۔۲۔۱
۸)	:	مفاعلن	:	م۔فا۔ع۔لن	:	۱۔۲۔۱۔۲
۹)	:	فعلاتن	:	ف۔ع۔لا۔تن	:	۱۔۱۔۲۔۲
۱۰)	:	فاعلات	:	فا۔ع۔لا۔ت	:	۲۔۱۔۲۔۱

www.urduchannel.in

۱۱)	: مفعولن	: مف ـ عو ـ لن	: ۲ـ۲ـ۲

3) پانچ حرفی ارکان

۱۲)	: فعولن	: ف ـ عو ـ لن	: ۱ـ۲ـ۲
۱۳)	: فعلات	: ف ـ ع ـ لا ـ ت	: ۱ـ۱ـ۲ـ۱
۱۴)	: فاعلن	: فا ـ ع ـ لن	: ۲ـ۱ـ۲
۱۵)	: مفعول	: مف ـ عو ـ ل	: ۲ـ۲ـ۱

4) چار حرفی ارکان

۱۶)	: فعول	: ف ـ عو ـ ل	: ۱ـ۲ـ۱
۱۷)	: فَعَلُن	: ف ـ ع ـ لُن	: ۱ـ۱ـ۲
۱۸)	: فعلن	: فع ـ لن	: ۲ـ۲

5) تین حرفی ارکان

۱۹)	: فَعل	: ف ـ عل	: ۱ـ۲
۲۰)	: فعل/ فاع	: فع ـ ل/ فا ـ ع	: ۲ـ۱

6) دو حرفی ارکان

۲۱)	: فع	: فع	: ۲

---

www.urduchannel.in

۱۴) ارکان اور ہم وزن الفاظ

نمبر	ارکان	صوتی ہجّا	صوتی عدد	الفاظ	صوتی ہجّا	صوتی عدد
۱	مفاعیلن	م-فا-عی-لن	۱-۲-۲-۲	بہاروں میں	ب-ہا-روں-میں	۱-۲-۲-۲
۲	مفاعلتن	م-فا-ع-ل-تن	۱-۲-۱-۱-۲	قبول کرو	ق-بو-ل-ک-رو	۱-۲-۱-۱-۲
۳	متفاعلن	م-ت-فا-ع-لن	۱-۱-۲-۱-۲	نہ کلی کھلی	ن-ک-لی-کھ-لی	۱-۱-۲-۱-۲
۴	فاعلاتن	فا-ع-لا-تن	۲-۱-۲-۲	مل گیا ہے	مل-گ-یا-ہے	۲-۱-۲-۲
۵	مستفعلن	مس-تف-ع-لن	۲-۲-۱-۲	کھویا ہوا	کھو-یا-ہ-وا	۲-۲-۱-۲
۶	مفعولات	مف-عو-لا-ت	۲-۲-۲-۱	بھیگی رات	بھی-گی-را-ت	۲-۲-۲-۱
۷	مفاعیل	م-فا-عی-ل	۱-۲-۲-۱	کہیں پاس	ک-ہیں-پا-س	۱-۲-۲-۱
۸	مفاعلن	م-فا-ع-لن	۱-۲-۱-۲	بچھڑ گیا	ب-چھڑ-گ-یا	۱-۲-۱-۲
۹	فَعَلاتن	ف-ع-لا-تن	۱-۱-۲-۲	نہ گیا ہے	ن-گ-یا-ہے	۱-۱-۲-۲
۱۰	فاعلات	فا-ع-لا-ت	۲-۱-۲-۱	حادثات	حا-د-ثا-ت	۲-۱-۲-۱
۱۱	مفعولن	مف-عو-لن	۲-۲-۲	آؤ گے	آ-ؤ-گے	۲-۲-۲
۱۲	فعولن	ف-عو-لن	۱-۲-۲	سویرا	س-وے-را	۱-۲-۲
۱۳	فَعَلات	ف-ع-لا-ت	۱-۱-۲-۱	متضاد	م-ت-ضا-د	۱-۱-۲-۱
۱۴	فاعلن	فا-ع-لن	۲-۱-۲	آسرا	آ-س-را	۲-۱-۲
۱۵	مفعول	مف-عو-ل	۲-۲-۱	حالات	حا-لا-ت	۲-۲-۱
۱۶	فَعَلن	ف-ع-لن	۱-۱-۲	نہ ملا	ن-م-لا	۱-۱-۲
۱۷	فعلن	فع-لن	۲-۲	برکت	بر-کت	۲-۲
۱۸	فعول	ف-عو-ل	۱-۲-۱	بہار	ب-ہا-ر	۱-۲-۱
۱۹	فَعَل	ف-عل	۱-۲	ستم	س-تم	۱-۲
۲۰	فعل/ فاع	فع-ل / فا-ع	۲-۱	آج	آ-ج	۲-۱
۲۱	فع	فع	۲	اب	اب	۲

www.urduchannel.in

(۱۵) بحر

مختلف ارکان کے جمع ہونے سے بحر بنتی ہے۔ بنیادی بحریں دو طرح کی ہیں۔

۱) مفرد : ایک ہی رکن کے بار بار آنے سے بنی ہوئی بحر کو مفرد بحر کہتے ہیں۔

۲) مرکّب : مختلف ارکان سے بنی ہوئی بحر کو مرکّب بحر کہتے ہیں۔

بنیادی علمِ عروض میں سات (۷) مفرد، اور بارہ (۱۲) مرکب، ایسی کل انیس (۱۹) بحریں ہیں۔ ان انیس بحروں سے، کچھ **پھیر بدل** کر کے کئی زاید اوزان بنائے گئے ہیں، لیکن ان سارے زاید اوزان کے لئے بحر کے اصل نام کو ہی قائم رکھا گیا ہے۔ اس باب میں وہی بحریں اور اوزان درج ہیں جو مروج ہیں۔

(اس پھیر بدل کو عروضی اصطلاح میں زحاف کہا جاتا ہے۔)

---

(۱۶) مفرد بحریں

نمبر	نام	موجِد	ارکان
۱	بحرِ ہزج	خلیل بن احمد	مفاعیلن ۔ مفاعیلن ۔ مفاعیلن ۔ مفاعیلن
۲	بحرِ رجز	خلیل بن احمد	مستفعلن ۔ مستفعلن ۔ مستفعلن ۔ مستفعلن
۳	بحرِ رمل	خلیل بن احمد	فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن
۴	بحرِ متقارب	خلیل بن احمد	فعولن ۔ فعولن ۔ فعولن ۔ فعولن

www.urduchannel.in

۵	بحرِ کامل	خلیل بن احمد	متفاعلن ۔متفاعلن ۔متفاعلن ۔متفاعلن
۶	بحرِ متدارک	ابوالحسن اخفش	فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن

(۱۷) مرکّب بحریں

نمبر	نام	موجِد	ارکان
۱	بحرِ مضارع	خلیل بن احمد	مفاعیلن ۔فاعلاتن ۔مفاعیلن ۔فاعلاتن
۲	بحرِ خفیف	خلیل بن احمد	فاعلاتن ۔مستفعلن ۔فاعلن
۳	بحرِ مجتث	خلیل بن احمد	مستفعلن ۔فاعلاتن ۔مستفعلن ۔فاعلاتن

اردو شاعری میں مفرد '۶' اور مرکّب '۳' بحروں سے بنی ہوئی بحریں ہی استعمال کی جاتی ہیں ۔چونکہ مفرد بحریں زیادہ مترنم ہیں، گنجائشیں بھی زیادہ ہونے کے سبب غیرعروض فہم شعراء بھی بڑی آسانی کے ساتھ ان میں شعر کہہ لیتے ہیں ۔لہٰذا اس کتاب میں انہیں بحروں کا ذکر کیا گیا ہے، جو بیشتر مستند ومعتبر شعراء کے کلام میں استعمال کی گئیں ہیں ۔اس باب میں درج بحریں یا اُن کی تعداد 'حرفِ آخر' نہیں ہیں ۔

نوٹ : روایتی عروض کی بنیادی انیس بحروں کا چارٹ کتاب کے آخر میں درج ہے ۔

----

www.urduchannel.in

(۱۸) اصل اور مروّج بحریں

نمبر	قسم	نامِ بحر	کل اوزان
۱	مفرد	ہزج	۶
۲	مفرد	رجز	۳
۳	مفرد	رمل	۵
۴	مفرد	متقارب	۳
۵	مفرد	کامل	۱
۶	مفرد	متدارک	۷
۷	مرکب	مضارع	۲
۸	مرکب	خفیف	۱
۹	مرکب	مجتث	۲
		کل اوزان	۳۰

اس طرح چھے (۶) مفرد اور تین (۳) مرکب، ایسی نو (۹) اصل بحروں سے بنی ہوئی کل تیس (۳۰) بحریں/اوزان اس کتاب میں شریک کئے گئے ہیں۔

----

www.urduchannel.in

(۱۹) بحر کے نئے ناموں کی تشکیل

۱) اصل نام : بنیادی بحر کے اصل نام کو قائم رکھا گیا ہے۔

۲) اضافی نام : بنیادی بحروں میں پھیر بدل سے بنی ہوئی بحریں/ اوزان کے نام میں :

ا) بنیادی بحر کے اصل نام کے ساتھ، ایک مصرعہ میں آنے والے ارکان کے عدد کو جوڑا گیا ہے۔

ب) اگر میں ایک ہی رکن کا استعمال ہوا ہو، تو صرف اسی رکن کو جوڑا گیا ہے۔

پ) اگر بحر میں ایک سے زیادہ ارکان کا استعمال ہوا ہو، تو پہلے اور آخر کے رکن کو جوڑا گیا ہے۔

۳) ارکان کے عدد : ارکان کے عدد کے نام عربی ہیں، لہٰذا معنیٰ کے ساتھ وہ نام آگے درج ہیں :

مثلث : تین (۳)، مربع : چار (۴)، مسدس : چھے (۶)، مثمن : آٹھ (۸)۔

نوٹ : اس کتاب میں درج سبھی بحریں/ اوزان میں ۳، ۴، ۶، ۸، ارکان ہی استعمال ہوئے ہیں۔

---

www.urduchannel.in

(۲۰) مثالِ نامِ بحر

اصل بحرونام : رمل ، ارکان : فاعلاتن ۔فاعلاتن ۔فاعلاتن ۔فاعلاتن

نیانام : رمل مربع فاعلاتن

نوٹ : یہ وزن اردو شاعری مروج نہیں ہے۔

بحرِ رمل اصل کے آخری رکن **فاعلاتن** سے **تن** کو ہٹا دیا گیا، جس سے **فاعلا** رہا جسے **فاعلن** سے بدلا گیا، سبب فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔فاعلن یہ نیا مترنم وزن بنا، یہی وزن اردو شاعری میں مستعمل ہے۔

نیاوزن : فاعلاتن ۔فاعلاتن ۔فاعلاتن ۔فاعلن

نیانام : رمل مربع فاعلاتن فاعلن

---

www.urduchannel.in

(۲۱) مروج بحریں اوران کے ارکان

۱) اصل بحر : ہزج : ارکان : مفاعیلن ۔مفاعیلن ۔مفاعیلن ۔مفاعیلن

مروج اوزان :

نمبر	نامِ بحر	ارکان
۱	ہزج مربع مفاعیلن	مفاعیلن ۔مفاعیلن ۔مفاعیلن ۔مفاعیلن
۲	ہزج مثلث مفاعیلن فعولن	مفاعیلن ۔مفاعیلن ۔فعولن
۳	ہزج مربع مفعول مفاعیلن	مفعول ۔مفاعیلن ۔مفعول ۔مفاعیلن
۴	ہزج مربع مفعول فعولن	مفعول ۔مفاعیل ۔مفاعیل ۔فعولن
۵	ہزج مثلث مفعول فعولن	مفعول ۔مفاعلن ۔فعولن
۶	ہزج مربع فاعلن مفاعیلن	فاعلن ۔مفاعیلن ۔فاعلن ۔مفاعیلن

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

۲) اصل بحر : رجز : ارکان : مستفعلن ۔مستفعلن ۔مستفعلن ۔مستفعلن

مروج اوزان :

نمبر	نامِ بحر	ارکان
۱	رجز مستفعلن	مستفعلن ۔مستفعلن ۔مستفعلن ۔مستفعلن
۲	رجز مربع مفتعلن مفاعلن	مفتعلن ۔مفاعلن ۔مفتعلن ۔مفاعلن
۳	رجز مربع مفاعلن	مفاعلن ۔مفاعلن ۔مفاعلن ۔مفاعلن

---

۳) اصل بحر : رمل : ارکان : مفاعیلن ۔مفاعیلن ۔مفاعیلن ۔مفاعیلن

مروج اوزان :

نمبر	نامِ بحر	ارکان
۱	رمل مربع فاعلاتن فاعلن	فاعلاتن ۔فاعلاتن ۔فاعلاتن ۔فاعلن
۲	رمل مثلث فاعلاتن فاعلن	فاعلاتن ۔فاعلاتن ۔فاعلن
۳	رمل مربع فاعلاتن فعلن	فاعلاتن ۔فَعَلاتن ۔فَعَلاتن ۔فعلن
۴	رمل مثلث فاعلاتن فعلن	فاعلاتن ۔فَعَلاتن ۔فعلن
5	رمل مربع فَعَلات فاعلاتن	فَعَلات ۔فاعلاتن ۔فَعَلات ۔فاعلاتن

---

www.urduchannel.in

۴) اصل بحر : متقارب : ارکان : فعولن ـ فعولن ـ فعولن ـ فعولن

مروج اوزان :

نمبر	نامِ بحر	ارکان
۱	متقارب مربع فعولن	فعولن ـ فعولن ـ فعولن ـ فعولن
۲	متقارب مربع فعولن فعل	فعولن ـ فعولن ـ فعولن ـ فَعَل
۳	متقارب مثمن فعول فعلن	فعول ـ فعلن ـ فعول ـ فعلن ـ فعول ـ فعلن ـ فعول ـ فعلن

---

۵) اصل بحر : کامل : ارکان : مُتَفاعلن ـ مُتَفاعلن ـ مُتَفاعلن ـ مُتَفاعلن

مروج اوزان :

نمبر	نامِ بحر	ارکان
۱	کامل مربع مُتَفاعلن	مُتَفاعلن ـ مُتَفاعلن ـ مُتَفاعلن ـ مُتَفاعلن

---

www.urduchannel.in

۶) اصل بحر : متدارک : ارکان : فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن

مروج اوزان :

نمبر	نامِ بحر	ارکان
۱	متدارک مربع فاعلن	فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن
۲	متدارک مسدس فاعلن	فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن
۳	متدارک مثمن فاعلن	فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن
۴	متدارک مربع فعلن ۔	فعلن ۔فعلن ۔فعلن ۔فعلن
۵	متدارک مثمن فعلن فع	فعلن ۔فعلن ۔فعلن ۔فعلن فعلن ۔فعلن ۔فعلن ۔فعلن
۶	متدارک مثمن فَعَلن	فَعَلن ۔فَعَلن ۔فَعَلن ۔فَعَلن فَعَلن ۔فَعَلن ۔فَعَلن ۔فَعَلن
۷	متدارک فعلن فَعَلن	فعلن ۔فَعَلن ۔فعلن ۔فَعَلن فعلن ۔فَعَلن ۔فعلن ۔فَعَلن

---

www.urduchannel.in

۷) اصل بحر : مضارع : ارکان : مفاعیلن ۔فاعلاتن ۔مفاعیلن ۔فاعلاتن

مروج اوزان :

نمبر	نامِ بحر	ارکان
۱	مضارع مربع مفعول فاعلاتن	مفعول ۔فاعلاتن ۔مفعول ۔فاعلاتن
۲	مضارع مربع مفعول فاعلن	مفعول ۔فاعلات ۔مفاعیل ۔فاعلن

----

۸) اصل بحر : خفیف : ارکان : فاعلاتن ۔مستفعلن ۔فاعلن

مروج اوزان :

نمبر	نامِ بحر	ارکان
۱	خفیف مثلث فاعلاتن فعلن	فاعلاتن ۔مفاعلن ۔فعلن

----

www.urduchannel.in

۹) اصل بحر : مجتث : ارکان : مستفعلن ۔فاعلاتن۔ مستفعلن ۔فاعلاتن

مروج اوزان :

نمبر	نامِ بحر	ارکان
۱	مجتث مربع مستفعلن فاعلاتن	مستفعلن ۔فاعلاتن۔ مستفعلن ۔فاعلاتن
۲	مجتث مربع مفاعلن فعلن	مفاعلن ۔فَعِلاتن ۔مفاعلن ۔فعلن

----

www.urduchannel.in

(۲۲) حرف کا دبنا یا گرنا

شاعری میں ضرورتِ شعری کے تحت اردو الفاظ کے کچھ حروف دبائے یا گرائے جاتے ہیں ،یعنی صوتِ طویل (۲) کے جز کو صوتِ خفیف (۱) کا جز بنایا جاتا ہے،لیکن یہ رعایت ہے،قاعدہِ کلیہ نہیں کہ گرایا ہی جائے۔وہ شاعری بہترین شاعری ہوتی ہے، جہاں کسی بھی حرف کو گرایا نہیں جاتا۔

(۲۳) حرف گرانے کی رعایت کا پس منظر

۱) اردو زبان، ہندوستان میں اس وقت بولی جانے والی کھڑی بولی (برج بھاشا) اور فارسی زبان کے اشتراک سے بنی ہوئی زبان ہے۔کھڑی بولی وہی ہے، جو امیر خسرو یا کبیر کے یہاں ملتی ہے ۔جملے کی ساخت کھڑی بولی کی ہے،البتہ فارسی اور فارسی کے ذریعہ آئے ہوئے عربی اور دوسری زبانوں کے الفاظ، فارسی اور عربی کی لسانی ترکیبیں مل کر اردو زبان بنی ہے۔اردو شاعری کی ہیئت فارسی شاعری سے اپنائی ہوئی ہے۔

۲) ہر زبان کا اپنا لہجہ ہوتا ہے، اپنا تلفظ ہوتا ہے، اسی اعتبار سے اپنا رسم الخط ہوتا ہے۔کھڑی بولی ناگری/ ہندی رسم الخط میں لکھی جاتی تھی ،جس میں کھڑی بولی کے سارے تلفظ سما جاتے تھے،لیکن وہ الفاظ جو فارسی زبان کے ذریعہ اردو میں آئے تھے،ان الفاظ کے تلفظ ہندی رسم الخط میں نہیں لکھے جا سکتے تھے۔جیسے ُث، خ، ز، ذ، ژ، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق' اور ُء' ان کا نعم البدل ہندی میں نہیں تھا، لہٰذا اردو زبان کے لئے فارسی (عربی) رسم الخط کو اپنایا گیا۔

۳) ہر زبان دو طرح کی ہوتی ہے۔ ۱) فصیح زبان ۲) بول چال کی زبان۔
فصیح زبان گرامر کے قائدے کے مطابق ہوتی ہے۔ بول چال کی زبان اس پابندی سے مبرا ہوتی ہے۔ کئی الفاظ کے تلفظ بگڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

www.urduchannel.in

۴) امیر خسرو یا کبیر نے اپنی شاعری میں بول چال کی زبان کا استعمال کیا ہے۔ دونوں کی شاعری لوک (عوامی) ادب سے ملتی ہے۔

۵) امیر خسرو کے بعد کے شعراء کلاسکی ہیں۔کلاسکی شاعری زبان کی فصاحت پر زور دیتی ہے۔لیکن اکثر شعراء فارسی کے تو عالم تھے، کھڑی بولی کے عالم نہیں تھے۔ ساتھ ہی کھڑی بولی کی لچک سے بھی متاثر تھے، لہٰذا انھوں نے کھڑی بولی کے الفاظ کے الگ الگ تلفظ کا استعمال کیا۔لیکن تحریر میں لفظ کا فصیح املہ استعمال کیا۔اسی کو حرف گرانا کہا گیا۔

٦) ہر زبان کی شاعری میں اردو شاعری ہی کی طرح لفظ کے الگ الگ تلفظ کا استعمال ہوتا ہے اور تحریر میں بھی وہی تلفظ لکھا جاتا ہے، جس تلفظ کا استعمال ہوا ہے۔لیکن اردو شاعری میں لفظ کے فصیح املہ کے استعمال کی روایت کے سبب، حرف گرانے کے اصول کے باب کا اضافہ ہوا۔

---

(۲۴) حرف گرانے کے رعایت کا فطری ہونا

یہ اصول بالکل فطری ہے، اس بات کا ثبوت یہ بھی ہے کہ اکثر شعراء علمِ عروض سے بے خبر ہونے کے باوجود بڑی آسانی کے ساتھ صحیح وزن میں شعر کہتے ہیں، جن میں کون سے حروف گرائے یا دبائے گئے ہیں، ان کی نشان دہی وہ خود بھی نہیں کر پاتے۔

فلمی گیت، غزل اور مشہور غزل سنگر کی گائی ہوئی غزلوں سے بھی معلوم ہوگا کہ ان غزلوں، گیتوں میں بھی بہت سے حرف گرائے ہوئے ہونے کے باوجود نہ ترنم میں کوئی رخنہ پڑتا ہے، نہ کہیں جھول معلوم ہوتا ہے۔البتہ گرائے ہوئے حرف کو کھینچ کر گایا جائے، تو سُر بگڑ جاتا ہے۔

---

www.urduchannel.in

(۲۵) حرف گرانے کے اصول

حرف گرانے کے ’بے عیب‘ اصول ترتیب دینا، اگرچہ ناممکن نہیں، مشکل ضرور ہے۔ اس کی تفصیل اس قدر کثیر ہوگی کہ ان اصولوں سے آسانی تو کم ہوگی، الجھاو میں اضافہ زیادہ ہوگا۔ لہٰذا ’توجہ طلب اصول‘ کا خیال رکھنا زیادہ مناسب ہوگا۔

۱) توجہ طلب اصول

۱/۱) شاعری میں حروف گرانے کے اصول کی رعایت ہے، قاعدہِ کلیہ نہیں کہ گرانا ہی چاہئے۔

۱/۲) اچھا شعر وہی ہوگا، جس میں کوئی بھی حرف گرایا ہوا نہ ہو۔

۱/۳) اچھی غزل وہ ہوتی ہے جس کے ردیف، قافیہ کا کوئی حرف گرایا نہیں جاتا۔

۱/۴) الفاظ کے وہی حروف گرائے یا شمار کیے جاتے ہیں، جو ’اردو رسم الخط اور صوتی نظام‘ کے مطابق ملفوظی ہوتے ہیں۔

۱/۵) کسی بھی حرف کو گرانے کی مثال مستند و معتبر شعراء کے یہاں ہونا شرط ہے۔

۱/۶) ترنم اردو شاعری کی جان ہے، اس لئے حرف گرانے کے اصول کے تحت حرف گرانے سے اگر ترنم میں خلل پڑے، تو ایسا حرف گرانا مناسب نہیں۔

۲) رعایت

۲/۱) معتبر شعراء کے کلام میں اوزان سے متعلق مندرجہ ذیل رعایتوں کا استعمال ہوا ہے۔

بعض بحروں میں : ۱) صوتِ طویل (۲) کو صوتِ خفیف (۱) بنایا گیا ہے۔

بحر رمل مربع فاعلاتن فعلن : فاعلاتن ۔ فَعَلاتن ۔ فَعَلاتن ۔ فعلن

بحر رمل مثلث فاعلاتن فعلن : فاعلاتن ۔ فَعَلاتن ۔ فعلن

بحر خفیف مثلث فاعلاتن فعلن : فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن

www.urduchannel.in

ان تینوں بحروں میں پہلے رکن 'فاعلاتن : فا ۔ع ۔لا ۔تن' کی جگہ 'فَعَلاتن : ف ۔ع ۔لا ۔تن' کے استعمال کی رعایت ہے۔

ب) ایک صوتِ طویل (۲) کو دو آزاد صوتِ خفیف (۱) میں بدلا گیا ہے۔

بحر رمل مربع فاعلاتن فعلن : فاعلاتن ۔فعلاتن ۔فعلاتن ۔فعلن

بحر رمل مثلث فاعلاتن فعلن : فاعلاتن ۔فعلاتن ۔فعلن

بحر خفیف مثلث فاعلاتن فعلن : فاعلاتن ۔مفاعلن ۔فعلن

ان تینوں بحروں میں آخری رکن 'فعلن : فع ۔لن' کی جگہ 'فَعَلن : ف ۔ع ۔لن' کے استعمال کی رعایت ہے۔

بحر متدارک فعلن : فعلن ۔فعلن ۔فعلن ۔فعلن

بحر متدارک فعلن فع : فعلن ۔فعلن ۔فعلن ۔فعلن ۔فعلن ۔فعلن ۔فعلن ۔فع

ان دونوں بحروں میں رکن ' فعلن : فع ۔لن' کے آخری صوتِ طویل (۲) جز 'لن' کو دو آزاد صوتِ خفیف (۱) میں تبدیل کرنے کی رعایت ہے۔

اس رعایت کے باعث متعین ارکان بدل جاتے ہیں :

۱) ' فعلن ۔فعلن : فع ۔لن ۔فع ۔لن' کی جگہ 'فعل فعولن : فع ۔ل ۔ف ۔عو ۔لن' استعمال کیا جاتا ہے۔

۲) 'فعلن ۔فع' : فع ۔لن ۔فع' کی جگہ 'فعل فعل : فع ۔ل ۔ف ۔عل' استعمال کیا جاتا ہے۔

نوٹ : ان کی مثالیں باب 'تقطیع بر اشعار' میں درج ہیں۔

پ) دو آزاد صوتِ خفیف (۱) کو ملا کر ایک صوتِ طوئل (۲) بنایا گیا ہے۔

بحر کامل مربع متفاعلن : متفاعلن ۔متفاعلن ۔متفاعلن ۔متفاعلن

پہلے 'متفاعلن : م ۔ت ۔فا ۔ع ۔لن' کی جگہ 'مستفعلن : مس ۔تف ۔علن' کے استعمال کی رعایت ہے۔

www.urduchannel.in

نوٹ : اس کی مثال باب 'تقطیع بر اشعار' میں درج نہیں ہے۔

۳) شمار نہیں ہونے والے حروف

۳/۱) نون غنّہ تقطیع میں شمار نہیں ہوتا۔

۳/۲) ہائے مخلوط تقطیع میں شمار نہیں ہوتا۔

۳/۳) حرفِ زائد تقطیع میں شمار نہیں ہوتا۔

۳/۴) الف وصل کا تقطیع میں شمار نہیں ہوتا۔صوتی شکل کے مطابق واصل حرف کا شمار ہوتا ہے۔

۳/۵) حرفِ زائد تقطیع میں شمار نہیں ہوتا۔

۴) ہائے مختفی کے ساتھ بنے ہوئے کچھ لفظ صوتِ خفیف شمار ہوتے ہیں۔

جیسے : ' بہ ، نہ ، پہ ، کہ ' وغیرہ۔

۴) نہیں گرنے والے حروف

۴/۱) فارسی ،عربی الفاظ کے کسی بھی حرف کو گرایا نہیں جاتا۔

۴/۲) کوئی بھی حرفِ اصل نہیں گرتا۔

۴/۳) خالص 'ہمزہ' حرفِ الف (حرفِ اصل) کی طرح استعمال ہونے پر گرایا نہیں جاتا۔

جیسے : مسئلہ : مس-ا-لا : ۲-۱-۲، ایسی صورت میں 'ہمزہ' نہیں گریگا۔

۵) صوتِ طویل (۲) کو صوتِ خفیف (۱) بنانا

۵/۱) اردو الفاظ کے آخر میں آنے والے سبھی حروفِ علّت ، جیسے ا، و، ی، یے، گرائے جا سکتے ہیں۔

۵/۲) الفاظ کے آخر میں آنے والا 'ہائے مختفی' یا 'ہائے ہوز' گرایا جا سکتا ہے۔

۵/۳) حرفِ علت کے ساتھ بنے ہوئے سبھی دو حرفی آزاد/ اضافی الفاظ گرائے جا سکتے ہیں۔

جیسے : کا، کی، کے، کو، جو،تو،سو،ہو،میں ،نے ، سے، وہ، یہ،سا، لے،دے،بھی، یوں ، میں ،تو،ہے،تھا،تھی، تھے وغیرا۔

www.urduchannel.in

۵/۴) کچھ حرفِ علت کے ساتھ بنے ہوئے دو صوتِ طویل (۲) الفاظ کے دونوں حرفِ علت گرائے جا سکتے ہیں۔جیسے : تیرے، میرے، کوئی۔گرنے کے بعد ان کی صوتی صحت میں تین طرح کے بدلاو آتے ہیں :

تیرے۔میرے ۱) تے۔ر ، مے۔ر : ۲۔۱ ، ۲) ت۔ری ، م۔ری : ۱۔۲ ،

۳) ت۔ر ، م۔ر : ۱۔۱

تیری۔میری ۱) تے۔ر ، مے۔ر : ۱۔۲ ، ۲) ت۔رے ، م۔رے : ۱۔۱ ،

۳) ت۔ر ، م۔ر : ۱۔۱

کوئی : ۱) کو۔ء : ۲۔۱ ، ۲) ک۔ئی : ۱۔۲ ، ۳) ک۔ء : ۱۔۱

۵/۵) پہلے اور درمیان میں آنے والے حرفِ علت سے بنے ہوئے صوتِ طویل (۲) کچھ حرف بھی گرائے جا سکتے ہیں۔جیسے : دیوانہ، دیوار، آئینہ، اور، آئیگا، پائیگا، آؤگے، جاؤگے وغیرہ۔

۵/۶) 'دو' سے مرکّب الفاظ : دوبارا، دوبالا، دوعالم وغیرہ کے 'دو' کا 'حرفِ واو' ضرورتِ شعری کے مطابق گرایا جا سکتا ہے۔لیکن 'دو' کے بعد والا لفظ یک حرفی سے شروع ہوتا ہو تو گرایا نہیں جا سکتا، جیسے 'دو جہاں' کے دو کا 'حرفِ واو' نہیں گریگا۔

۵/۷) فارسی اضافت کی یائے 'باطنی زیر' ضرورتِ شعری کے مطابق گرائی جا سکتی ہے۔

۵/۸) واوعطف کو ضرورتِ شعری کے مطابق گرایا جا سکتا ہے۔

----

www.urduchannel.in

(۲۶) تقطیع کے اصول

تقطیع : بحر کے ارکان کے مطابق شعر کے الفاظ/مصرعہ کے ٹکڑے کرنے کو تقطیع کہتے ہیں۔

۱) شعر کی تقطیع کم از کم دو مصرعوں کی ہوتی ہے۔

۲) تمام ارکان کی صوتی ہجا کے مطابق تقطیع کی جائے۔

۳) تقطیع شدہ جز کے نیچے ہجا کے مطابق علامتی عددِ صوت لکھا جائے۔

۴) شعر کے تمام الفاظ کی صوتی ہجا کے مطابق تقطیع کیجئے۔

۵) شعر کے گرائے ہوئے حروف کو گرائے ہوئے انداز میں ہی لکھا جائے۔

نوٹ : کتاب میں درج 'تقطیع بر اشعار' کا بغور مطالع کیجئے۔

----

www.urduchannel.in

(۲۷) تقطیع براشعار

۱)بحر: ہزج مربع مفاعیلن ،ارکان: مفاعیلن ۔مفاعیلن ۔مفاعیلن ۔مفاعیلن

کبھی نیکی بھی اس کے دل میں گر آجائے ہے مجھ سے
جفائیں کرکے اپنی یاد شرما جائے ہے مجھ سے۔مرزاغالب

بالترتیب ارکان،علامتی عددِصوت،مصرعِ اوّل،مصرعہ ثانی

م	فا	عی	لن	م	فا	عی	لن	م	فا	عی	لن	م	فا	عی	لن
۱	۲	۲	۲	۱	۲	۲	۲	۱	۲	۲	۲	۱	۲	۲	۲
ک	بھی	نے	کی	بھ	اس	کے	دل	م	گر	آ	جا	ئے	ہے	مجھ	سے
ج	فا	ئیں	کر	ک	اپ	نی	یا	د	شر	ما	جا	ئے	ہے	مجھ	سے

ردیف : جائے ہے مجھ سے ، قافیہ : آ۔شرما ، حرفِ متبدل : ا۔م،حرفِ مستقل : ا

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق لفظ ’کبھی‘ کے صوتِ طویل (۲) جز ’بھی‘ کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ ’دل میں‘ کے صوتِ طویل جز ’میں‘ کو گرایا گیا ہے۔

۳) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق لفظ ’جائے‘ کے صوتِ طویل جز ’ئے‘ کو گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق لفظ ’کرکے‘ کے صوت طویل جز ’کے‘ کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق لفظ ’جائے‘ کے صوت طویل جز ’ئے‘ کو گرایا گیا ہے۔

---

www.urduchannel.in

۲)بحر ہزج مثّلث مفاعیلن فعولن،ارکان: مفاعیلن ۔مفاعیلن ۔فعولن

شبِ غم کیا کریں کیسے گزاریں
کسے آواز دیں کس کو پکاریں۔شہریار

بالترتیب ارکان،علامتی عددِ صوت،مصرعہ اوّل،مصرعہ ثانی

م	فا	عی	لن	م	فا	عی	لن	ف	عو	لن
۱	۲	۲	۲	۱	۲	۲	۲	۱	۲	۲
ش	بے	غم	کیا	ک	ریں	کیے	سے	گ	زا	ریں
ک	سے	آ	وا	ز	دیں	کس	کو	پ	کا	ریں

ردیف : غیرمردّف ، قافیہ : گزاریں۔پکاریں ، حرفِ متبدل : ز۔ک ،حرفِ مستقل : اریں
مصرعہ اول :
۱) حرف گرانے کے اصول اکے مطابق کوئی حرف نہیں گرایا گیاہا۔
مصرعہ ثانی :
۱) حرف گرانے کے اصول اکے مطابق کوئی حرف نہیں گرایا گیا ہے۔

----

۳)بحر: ہزج مربع مفعول مفاعیلن ،ارکان:مفعول۔مفاعیلن۔مفعول۔مفاعیلن

دل عشق میں بے پایاں سودا ہو تو ایسا ہو

دریا ہو تو ایسا ہو،صحرا ہو تو ایسا ہو۔ابنِ انشا

بالترتیب ارکان،علامتی عددِ صوت،مصرعہ اوّل،مصرعہ ثانی

مف	عو	ل	م	فا	عی	لن	مف	عو	ل	م	فا	عی	لن
۲	۲	۱	۱	۲	۲	۲	۲	۲	۱	۱	۲	۱	۲
دل	عش	ق	م	بے	پا	یاں	سو	دا	ہ	ت	اے	سا	ہو
در	یا	ہ	ت	اے	سا	ہو	صح	را	ہ	ت	اے	سا	ہو

ردیف : ہوتو ایسا ہو ، قافیہ : سودا۔صحرا ، حرفِ متبدل : د۔ر ، حرفِ مستقل : ا

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'عشق میں' کے صوتِ طویل (۲) جز 'میں' کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'ہو،تو' کو گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق مصرعے میں دو جگہ،صوتِ طویل (۲) لفظ 'ہو،تو' کو گرایا گیا ہے۔

----

www.urduchannel.in

۴)بحر: ہزج مربع مفعول فعولن، ارکان: مفعول ۔مفاعیل ۔مفاعیل ۔فعولن

سینے میں جلن آنکھوں میں طوفان سا کیوں ہے
اس شہر میں ہر شخص پریشان سا کیوں ہے ۔شہریار

بالترتیب ارکان، علامتی عددِ صوت، مصرعہ اوّل، مصرعہ ثانی

مف	عو	ل	م	فا	عی	ل	م	فا	عی	ل	ف	عو	لن
۲	۲	۱	۱	۲	۲	۲	۱	۲	۲	۱	۱	۲	۲
سی	نے	م	ج	لن	آ	نکھ	م	طو	فا	ن	س	کیوں	ہے
اس	شہ	ر	م	ہر	شخ	ص	پ	رے	شا	ن	س	کیوں	ہے

ردیف : سا کیوں ہے ، قافیہ : طوفان ۔پریشان ، حرفِ متبدل : ف ۔ش ،
حرفِ مستقل : ان

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'سینے میں' کے صوتِ طویل (۲) جز 'میں' کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'آنکھوں میں' کے صوتِ طویل جز 'نکھوں، میں' کو گرایا گیا ہے۔

۳) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'طوفان سا' کے صوتِ طویل جز 'سا' کو گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'شہر میں' کے صوتِ طویل جز 'میں' کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'پریشان سا' کے صوتِ طویل جز 'سا' کو گرایا گیا ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.urduchannel.in

۵) بحر: ہزج مثلث مفعول فعولن: مفعول ۔ مفاعلن ۔ فعولن

(یہ وزن مترنم تو نہیں ہے، لیکن کم و بیش ہر معتبر شاعر کے یہاں اس وزن پر غزل مل جاتی ہے، نیز مثنوی کی چند مخصوص اوزان میں سے ایک ہونے کے سبب، اس وزن کو شریک کیا گیا ہے۔)

ہے عشق میں صبر، ناگوارہ

پھر صبر بن اور کیا ہے چارہ ۔ میر تقی میر

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

مف	عو	ل	م	فا	ع	لن	ف	عو	لن
۲	۲	۱	۱	۲	۱	۲	۱	۲	۲
ہے	عش	ق	م	صب	ر	نا	گ	وا	را
پھر	صب	ر	ب	نو	ر	کیا	ہ	چا	رہ

ردیف : غیر مردف ، قافیہ : گوارا ۔ چارہ ، حرفِ متبدل : و ۔ چ ، حرفِ مستقل : ا

نوٹ : قافیہ 'چارہ' کا ہائے مختفی (ہائے ہوز) ملفوظی اعتبار سے 'ا' کے تلفظ میں ادا ہوتا ہے، لہٰذا 'ہ' کو الف ہی گنا جاتا ہے۔

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'عشق میں' کے صوتِ طویل (۲) جز 'میں' کو گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ۴/۳ کے مطابق 'بن' اس لفظ کا حرفِ نون 'اور' کے جز 'او' کے حرفِ الف میں وصل ہو کر 'نو' بن گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'ہے' کو گرایا گیا ہے۔

---

www.urduchannel.in

۶)بحر: ہزج مربع فاعلن مفاعیلن ،ارکان: فاعلن ۔مفاعیلن ۔فاعلن ۔مفاعیلن

ذکراس پری وش کااور پھربیاں اپنا
بن گارقیب آخرجوتھارازداں اپنا۔مرزاغالبؔ

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِصوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

فا	ع	لن	م	فا	عی	لن	فا	ع	لن	م	فا	عی	لن
۲	۱	۲	۱	۲	۲	۲	۲	۱	۲	۱	۲	۲	۲
ذک	ر	اس	پ	ری	وش	کا	او	ر	پھر	ب	یاں	اپ	نا
بن	گ	یا	ر	قی	با	خر	جو	تھ	را	ز	داں	اپ	نا

ردیف : اپنا ، قافیہ : بیاں ۔رازداں ، حرفِ متبدل : ے۔د ، حرفِ مستقل : اں

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ا کے مطابق کوئی حرف نہیں گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول۴/۳ کے مطابق لفظ 'رقیب' کا 'حرفِ ب' لفظ 'آخر' کے جز 'آ' میں وصل ہوکر 'با' بن گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'تھا' کو گرایا گیا ہے۔

---

www.urduchannel.in

۷)بحر : رجز مربع مستفعلن ، ارکان : مستفعلن ۔مستفعلن ۔مستفعلن ۔مستفعلن

کل چودھویں کی رات تھی شب بھر رہا چرچا ترا
کچھ نے کہا یہ چاند ہے کچھ نے کہا یہ چہرہ ترا ۔ابنِ انشا

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

لن	ع	تف	مس	لن	ع	تف	مس	لن	ع	تف	مس	لن	ع	تف	مس
۲	۱	۲	۲	۲	۱	۲	۲	۲	۱	۲	۲	۲	۱	۲	۲
را	ت	چا	چر	ہا	ر	بھر	شب	تھی	ت	را	کی	ویں	دھ	چو	کل
را	ت	را	چہہ	ہا	ک	نے	کچھ	ہے	ند	چا	یے	ہا	ک	نے	کچھ

ردیف : ترا ، قافیہ : چرچا ۔ چہرا ، حرفِ متبدل : چ ۔ر ، حرفِ مستقل : ا

۱) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق اس شعر کے دونوں مصرعوں میں لفظِ ردیف 'تیرا' کے صوتِ طویل (۲) جز 'تے' کو گرایا گیا ہے۔

----

www.urduchannel.in

۸)بحر : رجز مربع مفتعلن مفاعلن ، ارکان : مفتعلن ۔مفاعلن ۔مفتعلن ۔مفاعلن

گیسوئے تابدار کواور بھی تابدار کر
ہوش وخرد شکار کر قلب ونظر شکار کر ۔علاّمہ اقبالؔ

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

مف	ت	ع	لن	م	فا	ع	لن	مف	ت	ع	لن	م	فا	ع	لن
۲	۱	۱	۲	۱	۲	۱	۲	۲	۱	۱	۲	۱	۲	۱	۲
گے	س	ء	تا	ب	دا	ر	کو	او	ر	بھ	تا	ب	دا	ر	کر
ہو	ش	خ	رد	ش	کا	ر	کر	قل	ب	ن	ظر	ش	کا	ر	کر

ردیف : کر ، قافیہ : تابدار۔شکار ، حرفِ متبدل : د۔ک ، حرفِ مستقل : ار

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ا/ ۵ کے مطابق لفظ ’گیسوئے‘ کے صوتِ طویل (۲) جز ’سو‘ کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۷/ ۵ کے مطابق لفظ ’گیسوئے‘ کے صوتِ طویل جز ’ئے‘ کو گرایا گیا ہے۔

۳) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ ’بھی‘ کو گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ۸/ ۵ کے مطابق لفظ ’ہوش و‘ کے جز ’و‘ کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۸/ ۵ کے مطابق لفظ ’قلب و‘ کے جز ’و‘ کو گرایا گیا ہے۔

---

www.urduchannel.in

۹)بحرِ رجز مربّع مفاعلن : مفاعلن ـ مفاعلن ـ مفاعلن ـ مفاعلن

یہ کیا جگہ ہے دوستو، یہ کون سا دیار ہے
حدِ نگاہ تک یہاں ، غبار ہی غبار ہے ۔شہریار

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

م	فا	ع	لن	م	فا	ع	لن	م	فا	ع	لن	م	فا	ع	لن
۱	۲	۱	۲	۱	۲	۱	۲	۱	۲	۱	۲	۱	۲	۱	۲
یہ	کیا	ج	گہ	ہ	دو	س	تو	یہ	کو	ن	سا	د	یا	ر	ہے
ح	دے	ن	گا	ہ	تک	یے	ہا	غ	با	ر	ہی	غ	با	ر	ہے

ردیف : ہے ، قافیہ : دیار۔غبار ، حرفِ مبدّل : یے۔ب ، حرفِ مستقل : ار
مصرعہ اول :
۱) حرف گرانے کے اصول۴ کے مطابق لفظ 'یہ' صوتِ خفیف (۱) کی طرح استعمال کیا گیا ہے۔
۲) حرف گرانے کے اصول۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'ہے' کو گرایا گیا ہے۔
۳) حرف گرانے کے اصول۲/ ۵ کے مطابق لفظ 'یہ' صوتِ خفیف (۱) کی طرح استعمال کیا گیا ہے۔
مصرعہ ثانی :
۱) حرف گرانے کے اصول۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'ہے' کو گرایا گیا ہے۔

---

www.urduchannel.in

۱۰)بحر : رمل مربع فاعلاتن فاعلن ، ارکان : فاعلاتن ۔فاعلاتن ۔فاعلاتن ۔فاعلن

پھر چراغِ لالہ سے روشن ہوئے کوہ ودمن
مجھ کو پھر نغموں پہ اکسانے لگا مرغِ چمن ۔علاّمہ اقبال

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِصوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

فا	ع	لا	تن	فا	ع	لا	تن	فا	ع	لا	تن	فا	ع	لن
۲	۱	۲	۲	۲	۱	۲	۲	۲	۱	۲	۲	۲	۱	۲
پھر	چ	را	غے	لا	ل	سے	رو	شن	ہ	ئے	کو	ہو	د	من
مجھ	ک	پھر	نغ	موں	پ	اک	سا	نے	ل	گا	مر	غے	چ	من

ردیف : غیرمردف ، قافیہ : دمن ۔چمن ، حرفِ متبدل : د ۔چ ، حرفِ مستقل : من

نوٹ : اس غزل کے مطلع میں قافئے درست ہیں ،لیکن باقی اشعار کے قافیوں میں ’بن ۔من‘ استعمال کئے گئے ہیں ،جن میں حرفِ مستقل ’ن‘ ہے ۔اس لحاظ سے مطلع کے قافئے درست نہیں ہیں ۔

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول۲/ ۵ کے مطابق لفظ ’لالہ‘ کے صوتِ طویل (۲) جز ’لہ‘ کو گرایا گیا ہے ۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول۳/ ۵ کے مطابق لفظ ’مجھ کو‘ کے صوتِ طویل (۲) جز ’کو‘ کو گرایا گیا ہے ۔

---

www.urduchannel.in

۱۱) بحر : رمل مثلث فاعلاتن فاعلن ، ارکان : فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلن

ہرطرف اپنے کو بکھرا پاؤ گے
آئینہ کو توڑ کر پچھتاؤ گے ۔ شہریار

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

فا	ع	لا	تن	فا	ع	لا	تن	فا	ع	لن
۲	۱	۲	۲	۲	۱	۲	۲	۲	۱	۲
ہر	ط	رف	اپ	نے	ک	بکھ	را	پا	و	گے
آ	ء	نے	کو	تو	ڑ	کر	پچھ	تا	و	گے

ردیف : غیر مردف ، قافیہ : پاؤ گے ۔ پچھتاؤ گے ، حرفِ متبدل : پ ۔ ت ،
حرفِ مستقل : اؤ گے
مصرعہ اول :
۱) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'اپنے کو' کے صوتِ طویل (۲) جز 'کو' کو گرایا گیا ہے ۔
۲) حرف گرانے کے اصول ۵/ ۵ کے مطابق لفظ 'پاؤ گے' کے صوتِ طویل (۲) جز 'ؤ' کو گرایا گیا ہے ۔
مصرعہ ثانی :
۱) حرف گرانے کے اصول ۵/ ۵ کے مطابق لفظ 'آئینہ' کے صوتِ طویل (۲) جز 'ئے' کو گرایا گیا ہے ۔
۲) حرف گرانے کے اصول ۵/ ۵ کے مطابق لفظ 'پچھتاؤ گے' کے صوتِ طویل (۲) جز 'ؤ' کو گرایا گیا ہے ۔

---

www.urduchannel.in

۱۲) بحر : رمل مربع فاعلاتن فعلن ، ارکان : فاعلاتن ۔فَعَلاتن ۔فَعَلاتن ۔فعلن

نکتہ چیں ہے، غمِ دل اس کو سنائے نہ بنے

کیا بنے بات، جہاں بات بنائے نہ بنے ۔مرزا غالبؔ

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

فا	ع	لا	تن	ف	ع	لا	تن	ف	ع	لا	تن	ف	ع	لن
۲	۱	۲	۲	۱	۱	۲	۲	۱	۱	۲	۲	۱	۱	۲
نک	ت	چیں	ہے	غ	م	دل	اس	ک	س	نا	ئے	ن	ب	نے
کیا	ب	نے	با	ت	ج	ہاں	با	ت	ب	نا	ئے	ن	ب	نے

ردیف : نہ بنے ، قافیہ : سُنائے ۔بنائے ، حرفِ متبدل : سُ ۔ب ،

حرفِ مستقل : نائے

نوٹ : ۱) قافیہ میں (ا) حرفِ متبدل 'سُ ۔بَ' میں پیش (ُ) اور زبر (َ) کی حرکتیں مختلف ہونے سے قافیہ درست نہیں ۔(ب) باقی اشعار کے قافئے 'بنائے ۔بجھائے' کے حرفِ مستقل 'ائے' بھی بدل جانے سے غزل کے قافئے درست نہیں ہیں۔

۲) اس بحر میں رکن 'فعلن : فع ۔لن' کی جگہ 'فَعَلن : ف ۔ع ۔لن' کا استعمال کیا گیا ہے، جس کی رعایت ہے۔

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۲/ ۵ کے مطابق لفظ 'نکتہ چیں' کے صوتِ طویل (۲) جز 'تہ' کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۷/ ۵ کے مطابق لفظ 'غمِ دل' کے صوتِ طویل جز 'یائے باطنی زیر' کو گرایا گیا ہے۔

۳) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'اس کو' کے صوتِ طویل جز 'کو' کو گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ا کے مطابق کسی بھی حرف کو گرایا نہیں گیا ہے۔

----

www.urduchannel.in

۱۳) بحر : رمل مثلث فاعلاتن فعلن ، ارکان : فاعلاتن ۔فَعَلاتن ۔فعلن

عشق مجھ کو نہیں وحشت ہی سہی
میری وحشت تِری شہرت ہی سہی ۔مرزا غالبؔ

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

فا	ع	لا	تن	ف	ع	لا	تن	ف	ع	لن
۲	۱	۲	۲	۱	۱	۲	۲	۱	۱	۲
عش	ق	مجھ	کو	ن	ہ	وح	شت	ہ	س	ہی
مے	ر	وح	شت	ت	ر	شہہ	رت	ہ	س	ہی

ردیف : ہی سہی ، قافیہ : وحشت ۔شہرت ، حرفِ متبدل : ش ۔ر ، حرفِ مستقل : ت

نوٹ : اس بحر میں رکن 'فعلن : فع ۔لن' کی جگہ 'فَعَلن : ف ۔ع ۔لن' کا استعمال کیا گیا ہے ،جس کی رعایت ہے۔

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق لفظ 'نہیں' کے صوتِ طویل (۲) جز 'ہیں' کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'ہی' کو گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق لفظ 'میری' کے صوتِ طویل (۲) جز 'ری' کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۴/ ۵ کے مطابق لفظ 'تیری' کے صوتِ طویل جز 'تے' کو گرایا گیا ہے۔

۳) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق لفظ 'تیری' کے صوتِ طویل جز 'ری' کو گرایا گیا ہے۔

۴) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'ہی' کو گرایا گیا ہے۔

---

www.urduchannel.in

۱۴) بحر : رمل مربع فَعَلات فاعلاتن ، ارکان : فَعَلات ۔ فاعلاتن ۔فَعَلات ۔ فاعلاتن

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا

اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا ۔ مرزا غالبؔ

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

ف	ع	لا	ت	فا	ع	لا	تن	ف	ع	لا	ت	فا	ع	لا	تن
۱	۱	۲	۱	۲	۱	۲	۲	۱	۱	۲	۱	۲	۱	۲	۲
یہ	نہ	تھی	ہ	ما	ر	قس	مت	کہ	و	صا	ل	یا	ر	ہو	تا
ا	گ	رو	ر	جی	ت	رہ	تے	یے	ہ	ان	ت	ظا	ر	ہو	تا

ردیف : ہوتا ، قافیہ : یار ۔ انتظار ، حرفِ متبدل : یے ۔ ر ، حرفِ مستقل : ار

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۴ کے مطابق الفاظ 'یہ، نہ' صوتِ خفیف (۱) ہیں ۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق لفظ 'ہماری' کے صوتِ طویل جز 'ری' کو گرایا گیا ہے ۔

۳) حرف گرانے کے اصول ۴ کے مطابق لفظ 'کہ' صوتِ خفیف (۱) ہیں ۔

۴) حرف گرانے کے اصول ۷/ ۵ کے مطابق لفظ 'وصالِ یار' کے صوتِ طویل (۲) جز 'لِ' کی 'یائے باطنی زیر' کو گرایا گیا ہے ۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ۴/ ۳ کے مطابق لفظ 'اگر' کا 'حرفِ رے'، لفظ 'اور' کے جز 'او' میں وصل ہو کر 'رو' بن گیا ہے ۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق لفظ 'جیتے' کے صوتِ طویل (۲) جز 'تے' کو گرایا گیا ہے ۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق لفظ 'یہی' کے صوتِ طویل جز 'ہی' کو گرایا گیا ہے ۔

----

www.urduchannel.in

۱۵) بحر : متقارب مربع فعولن ، ارکان : فعولن۔فعولن۔فعولن۔فعولن

تِرے عشق کی انتہا چاہتا ہوں

مِری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں۔علاّمہ اقبالؔ

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

ف	عو	لن	ف	عو	لن	ف	عو	لن	ف	عو	لن
۱	۲	۲	۱	۲	۲	۱	۲	۲	۱	۲	۲
ت	رے	عش	ق	کی	ان	ت	ہا	چا	ہ	تا	ہوں
م	ری	سا	د	گی	دے	کھ	کیا	چا	ہ	تا	ہوں

ردیف : چاہتا ہوں ، قافیہ : انتہا۔کیا ، حرفِ متبدل : ہ۔ک ، حرفِ مستقل : ا

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۴/ ۵ کے مطابق لفظ 'تیرے' کے صوتِ طویل (۲) جز 'تے' کو گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ۴/ ۵ کے مطابق لفظ 'میری' کے صوتِ طویل (۲) جز 'مے' کو گرایا گیا ہے۔

----

۱۶) بحر : متقارب مربع فعولن فَعَل ، ارکان : فعولن ـ فعولن ـ فعولن ـ فَعَل

ہوا تو کہاں ہے زمانے ہوئے
سمندر کے پانی کو ٹھہرے ہوئے ـ شہریارؔ

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

ف	عو	لن	ف	عو	لن	ف	عو	لن	ف	عل
ا	۲	۲	ا	۲	۲	ا	۲	۲	ا	۲
ہ	وا	تو	ک	ہاں	ہے	ز	ما	نے	ہ	ئے
س	من	در	ک	پا	نی	ک	ٹھہ	رے	ہ	ئے

ردیف : ہوئے ، قافیہ : زمانے ـ ٹھہرے ، حرفِ متبدل : ن ـ ر ، حرفِ مستقل : ے

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ا کے مطابق کسی حرف کو گرانہیں گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ ’سمندر کے‘ کے صوتِ طویل (۲) جز ’کے‘ کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ ’پانی کو‘ کے صوتِ طویل جز ’کو‘ کو گرایا گیا ہے۔

– –

۱۷) بحر : متقارب مثمن فعول فعلن ،

ارکان : فعول ۔فعلن ۔فعول ۔فعلن ۔فعول ۔فعلن ۔فعول ۔فعلن

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدارِ یار ہوگا

سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا ۔علاّمہ اقبال

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

ف	عو	ل	فع	لن	ف	عو	ل	فع	لن	ف	عو	ل	فع	لن	ف	عو	ل	فع	لن
۱	۲	۱	۲	۲	۱	۲	۱	۲	۲	۱	۲	۱	۲	۲	۱	۲	۱	۲	۲
ز	ما	ن	آ	یا	ہ	بے	ح	جا	بی	ک	عا	م	دیے	دا	ر	یا	ر	ہو	گا
س	کو	ت	تھا	پر	د	دا	ر	جس	کا	و	را	ز	اب	آ	ش	کا	ر	ہو	گا

ردیف : ہوگا ، قافیہ : پردہ دار ۔آشکار ، حرفِ متبدل : د ۔ک ، حرفِ مستقل : ار

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ ’ہے‘ کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ ’بے حجابی کا‘ کے صوتِ طویل جز ’کا‘ کو گرایا گیا ہے۔

۳) حرف گرانے کے اصول ۷/ ۵ کے مطابق لفظ ’دیدارِ یار‘ کے صوتِ طویل (۲) جز ’رِ‘ کی ’یائے باطنی زیر‘ کو گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ۲/ ۵ کے مطابق لفظ ’پردہ‘ کے صوتِ طویل جز ’دہ‘ کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ ’وہ‘ کو گرایا گیا ہے۔

----

www.urduchannel.in

۱۸) بحر : کامل مربع مُتَفاعلن ، ارکان : مُتَفاعلن ۔مُتَفاعلن ۔مُتَفاعلن ۔مُتَفاعلن

کبھی اۓ حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزار سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں ۔علّامہ اقبالؔ

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

م	ت	فا	ع	لن	م	ت	فا	ع	لن	م	ت	فا	ع	لن	م	ت	فا	ع	لن
۱	۱	۲	۱	۲	۱	۱	۲	۱	۲	۱	۱	۲	۱	۲	۱	۱	۲	۱	۲
ک	بھ	اۓ	ح	قی	ق	ت	من	ت	ظر	ن	ظ	را	ل	با	س	م	جا	ز	میں
کہ	ہ	زا	ر	سج	د	ت	ڑپ	ر	رہے	ہ	م	ری	ج	بی	ن	ن	یا	ز	میں

ردیف : میں ، قافیہ : مجاز ۔نیاز ، حرفِ متبدل : ج ۔یے ، حرفِ مستقل : از

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق لفظ 'کبھی' کے صوتِ طویل (۲) جز 'بھی' کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۷/ ۵ کے مطابق لفظ 'حقیقتِ منتظر' کے صوتِ طویل (۲) جز 'تِ' کی 'یائے باطنی زیر' کو گرایا گیا ہے۔

۳) حرف گرانے کے اصول ۴/ ۳ کے مطابق لفظ 'نظر' کا 'حرفِ رے' لفظ 'آ' میں وصل ہو کر 'را' بن گیا ہے۔

۴) حرف گرانے کے اصول ۴/ ۳ کے مطابق لفظ 'لباسِ مجاز' کے صوتِ طویل (۲) جز 'سِ' کی 'یائے باطنی زیر' کو گرایا گیا ہے۔

www.urduchannel.in

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق لفظ 'سجدے' کے صوتِ طویل جز 'دے' کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'ہیں' کو گرایا گیا ہے۔

۳) حرف گرانے کے اصول ۴/ ۵ کے مطابق لفظ 'میری' کے صوتِ طویل (۲) جز 'مے' کو گرایا گیا ہے۔

۴) حرف گرانے کے اصول ۷/ ۵ کے مطابق لفظ 'جبینِ نیاز' کے صوتِ طویل (۲) جز 'نِ' کی 'یائے باطنی زیر' کو گرایا گیا ہے۔

----

www.urduchannel.in

۱۹) بحر : متدارک مربع فاعلن ، ارکان : فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن

ہرطرف ہرجگہہ بےشمار آدمی
پھر بھی تنہائیوں کا شکار آدمی ۔ندؔا فاضلی

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

فا	ع	لن	فا	ع	لن	فا	ع	لن	فا	ع	لن
۲	۱	۲	۲	۱	۲	۲	۱	۲	۲	۱	۲
ہر	ط	رف	ہر	ج	گہہ	بے	ش	ما	را	د	می
پھر	بھ	تن	ہا	ء	یوں	کا	ش	کا	را	د	می

ردیف : جائے ہے مجھ سے ، قافیہ : آ ۔شرما ، حرفِ متبدل : ا ۔م ،حرفِ مستقل : ا

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۴/۳ کے مطابق لفظ 'شمار' کا 'حرفِ رے' لفظ 'آ' میں وصل ہو کر 'را' بن گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'بھی' کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۴/۳ کے مطابق لفظ 'شکار' کا 'حرفِ رے' لفظ 'آ' میں وصل ہو کر 'را' بن گیا ہے۔

----

www.urduchannel.in

۲۰) بحر: متدارک مسدس فاعلن ،ارکان: فاعلن ـ فاعلن ـ فاعلن ـ فاعلن ـ فاعلن ـ فاعلن

اُٹھ کے کپڑے بدل، گھر سے باہر نکل، جو ہوا، سو ہوا
رات کے بعد دِن، آج کے بعد کل، جو ہوا، سو ہوا ـ ندا فاضلی

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

فا	ع	لن	فا	ع	لن	فا	ع	لن	فا	ع	لن	فا	ع	لن	فا	ع	لن
۲	۱	۲	۲	۱	۲	۲	۱	۲	۲	۱	۲	۲	۱	۲	۲	۱	۲
اٹھ	ک	کپ	ڑے	ب	دل	گھر	س	با	ہر	ن	کل	جو	ہ	وا	سو	ہ	وا
را	ت	کے	بع	د	دن	آ	ج	کے	بع	د	کل	جو	ہ	وا	سو	ہ	وا

ردیف : جو ہوا، سو ہوا ، قافیہ : نکل ـ کل ، حرفِ متبدل : ک ، حرفِ مستقل : ل

نوٹ : قافئے میں ایک ہی حرفِ مبدّل ہے، لیکن قافئے کے دونوں الفاظ معنی کے اعتبار سے جدا ہونے کے باعث قافیہ درست ہے۔

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'اٹھ کے' کے صوتِ طویل (۲) جز 'کے' کو گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ا کے مطابق کوئی حرف گرایا نہیں گیا ہے۔

- -

۲۱) بحر: متدارک مثمن فاعلن ، ارکان: فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن

پیت کرنا تو ہم سے نبھانا سجن ہم نے پہلے ہی دن تھا کہانا سجن

تم ہی مجبور ہو ہم ہی مختار ہیں خیر مانا سجن یے بھی مانا سجن ۔ابنِ انشؔا

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

فا	ع	لن	فا	ع	لن	فا	ع	لن	فا	ع	لن
۲	ا	۲	۲	ا	۲	۲	ا	۲	۲	ا	۲
پیا	ر	کر	نا	ت	ہم	سے	ن	بھا	نا	س	جن
ہم	ن	پہہ	لے	ہ	دن	تھا	ک	ہا	نا	س	جن
تم	ہ	مج	بو	ر	ہو	ہم	ہ	مخ	تا	ر	ہیں
خے	ر	ما	نا	س	جن	یے	بھ	ما	نا	س	جن

ردیف : سجن ، قافیہ : کہانا۔مانا ، حرفِ متبدل : ہ۔م،حرفِ مستقل : انا

مصرعہ اول :

ا) حرف گرانے کے اصول۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'تو' کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'ہم نے' کے صوتِ طویل (۲) جز 'نے' کو گرایا گیا ہے۔

۳) حرف گرانے کے اصول۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'ہی' کو گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

ا) حرف گرانے کے اصول۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'ہی' کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'ہی' کو گرایا گیا ہے۔

۳) حرف گرانے کے اصول۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'بھی' کو گرایا گیا ہے۔

- -

www.urduchannel.in

۲۲) بحر : متدارک مربع فعلن ، ارکان : فعلن ـ فعلن ـ فعلن ـ فعلن

کوئی یہ کہہ دے گلشن گلشن
لیکن ، اپنا ـ اپنا دامن ـ جگر مرادآبادی

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

فع	لن	فع	لن	فع	لن	فع	لن
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
پھو	ل، کھ	لے	ہیں	گل	شن	گل	شن
لے	کن	اپ	نا	اپ	نا	دا	من

ردیف : غیر مردف ، قافیہ : گلشن ـ دامن ، حرفِ متبدل : ش ـ م ، حرفِ مستقل : ن

نوٹ : اس بحر میں 'فعلن ـ فعلن (۲ـ۲ـ۲ـ۲)' کی جگہ 'فعل فعولن (۲ـ۱ـ۱ـ۲ـ۲)' کے استعمال کی رعایت ہے۔

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۲ کے مطابق 'پھول ـ کھلے' ان الفاظ کے پہلے لفظ 'پھول' کا آخری صوتِ خفیف (۱) حرف 'ل' اور دوسرے لفظ 'کھلے' کا پہلا صوتِ خفیف حرف (۱) 'کھ' کو ملا کر 'ل کھ' ایسا صوتِ طویل (۲) جز بنایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ا کے مطابق کوئی حرف گرایا نہیں گیا ہے۔

---

www.urduchannel.in

۲۳)بحر: متدارک مثمن فعلن فع ،

ارکان : فعلن ۔فعلن ۔فعلن ۔فعلن ۔فعلن ۔فعلن ۔فعلن ۔فع

الٹی ہوگئیں سب تدبیریں، کچھ نہ دوا نے کام کیا

دیکھا اس بیماریِ غم نے ، آخر کام تمام کیا۔میر تقی میرؔ

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

فع	لن	فع	لن	فع	لن	فع	لن	فع	لن	فع	لن	فع	لن	فع
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
ال	ٹی	ہو	گ ء	سب	تد	بی	ریں	کچھ	ن د	وا	نے	کا	م ک	یا
دے	کھا	اس	بی	ما	رء	دل	نے	آ	خر	کا	م ت	ما	م ک	یا

ردیف : کیا ، قافیہ : کام ۔تمام ، حرفِ متبدل : ک ۔م ، حرفِ مستقل : ام

نوٹ : اس بحر میں 'فعلن ۔فعلن (۲۔۲۔۲۔۲)' کی جگہ 'فعل فعولن (۲۔ا۔ا۔۲۔۲)' کے، اور آخر میں 'فعلن ۔فع (۲۔۲۔۲)' کی جگہ 'فعل ۔فعل (۲۔ا۔ا۔۲)' کے استعمال کی رعایت ہے۔

مصرعہ اول :

ا) حرف گرانے کے اصول ا/ ۵ کے مطابق لفظ 'گئیں' کے صوتِ طویل (۲) جز 'ئیں' کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول۲ کے مطابق لفظ 'گئیں' کے صوتِ طویل (۲) جز 'ئیں' کے گرانے سے صوتِ خفیف (ا) 'ء' رہ گیا۔لہٰذا 'گ ء' کو ملا کر صوتِ طویل (۲) جز بنایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

ا) حرف گرانے کے اصول ۷/ ۵ کے مطابق لفظ 'بیماریِ دل' کے جز 'بیماریِ' صوتِ طویل (۲) جز 'ری' اور 'اضافت کی یائے باطنی زیر' کو گرانے سے صوتِ خفیف (ا) 'ر' اور 'ء' رہ گئے۔

۲) لہٰذا حرف گرانے کے اصول۲ کے مطابق 'رء' کو ملا کر صوتِ طویل (۲) جز بنایا گیا ہے۔

----

www.urduchannel.in

۲۴) بحر: متدارک مثمن فَعِلُن ، ارکان: فَعِلُن ـ فَعِلُن ـ فَعِلُن ـ فَعِلُن ـ فَعِلُن ـ فَعِلُن ـ فَعِلُن ـ فَعِلُن

گئے دونوں جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے رہے، نہ اُدھر کے رہے
نہ خدا ہی ملا، نہ وصالِ صنم ، نہ ادھر کے رہے، نہ اُدھر کے رہے

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

ف	ع	لن	ف	ع	لن	ف	ع	لن	ف	ع	لن
۱	۱	۲	۱	۱	۲	۱	۱	۲	۱	۱	۲
گ	ء	دو	ن	ج	ہا	ن	ک	کا	م	س	ہم
ن	ا	دھر	ک	ر	ہے	ن	ا	دھر	ک	ر	ہے
ن	خ	دا	ہ	م	لا	ن	و	صا	ل	ص	نم
ن	ا	دھر	ک	ر	ہے	ن	ا	دھر	ک	ر	ہے

ردیف : نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے ،

قافیہ : ہم ـ صنم ، حرفِ متبدل : ہ ـ ن ، حرفِ مستقل : م

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق لفظ 'گئے' کے صوتِ طویل (۲) جز 'ئے' کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق لفظ 'دونوں' کے صوتِ طویل (۲) جز 'نوں' کو گرایا گیا ہے۔

۳) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'جہان کے' کے صوتِ طویل (۲) جز 'کے' کو گرایا گیا ہے۔

۴) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'کام سے' کے صوتِ طویل (۲) جز 'سے' کو گرایا گیا ہے۔

۵) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'اِدھر کے' کے صوتِ طویل (۲) جز 'کے' کو گرایا گیا ہے۔

۶) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'اُدھر کے' کے صوتِ طویل (۲) جز 'کے' کو گرایا گیا ہے۔

www.urduchannel.in

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'ہی' کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۷/ ۵ کے مطابق لفظ 'وصالِ صنم' کے صوتِ طویل (۲) جز 'لِ' کے اضافت کی یائے باطنی زیر کو گرایا گیا ہے۔

۳) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'اِدھر کے' کے صوتِ طویل (۲) جز 'کے' کو گرایا گیا ہے۔

۴) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'اُدھر کے' کے صوتِ طویل (۲) جز 'کے' کو گرایا گیا ہے۔

---

www.urduchannel.in

۲۵) بحر: متدارک مثمن فعلن فَعَلن ،ارکان:فعلن ۔فَعَلن ۔فعلن ۔فَعَلن ۔فعلن ۔فَعَلن ۔فعلن ۔فَعَلن

اللہ اگرتوفیق نہ دے ، انسان کے بس کا کام نہیں
فیضانِ محبّت عام سہی ، عرفانِ محبت عام نہیں ۔جگرمرادآبادی

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِصوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

فع	لن	ف	ع	لن	فع	لن	ف	ع	لن	فع	لن	ف	ع	لن	فع	لن	ف	ع	لن
۲	۲	۱	۱	۲	۲	۲	۱	۱	۲	۲	۲	۱	۱	۲	۲	۲	۱	۱	۲
ال	لا	ہ	ا	گر	تو	فی	ق	ن	دے	ان	سا	ن	ک	بس	کا	کا	م	ن	ہیں
فے	ضا	ن	م	حب	بت	عا	م	س	ہی	عر	فا	ن	م	حب	بت	عا	م	ن	ہیں

ردیف : نہیں ، قافیہ : کام۔عام ، حرفِ متبدل : ک۔ع ، حرفِ مستقل : ام

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول۳/ ۵ کے مطابق لفظ’انسان کے‘ کے صوتِ طویل (۲) جز’کے‘ کوگرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ۷/ ۵ کے مطابق لفظ’فیضانِ محبت‘ کے صوتِ طویل (۲) جز’نِ‘ کے اضافت کی یائے باطنی زیرکوگرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول ۷/ ۵ کے مطابق لفظ’عرفانِ محبت‘ کے صوتِ طویل (۲) جز’نِ‘ کے اضافت کی یائے باطنی زیرکوگرایا گیا ہے۔

----

www.urduchannel.in

۲۶) بحر : مضارع مربع مفعول فاعلاتن ۔ ارکان : مفعول۔فاعلاتن۔مفعول۔فاعلاتن

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یارب

کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو۔علاّمہ اقبال

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

مف	عو	ل	فا	ع	لا	تن	مف	عو	ل	فا	ع	لا	تن
۲	۲	۱	۲	۱	۲	۲	۲	۲	۱	۲	۱	۲	۲
دن	یا	ک	مح	ف	لوں	سے	اک	تا	گ	یا	ہ	یا	رب
کیا	لط	ف	ان	ج	من	کا	جب	دل	ہ	بجھ	گ	یا	ہو

نوٹ : ردیف،قافیہ باب میں درج ہیں۔

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول۳/ ۵ کے مطابق لفظ ’دنیا کی‘ کے صوتِ طویل (۲) جز’ کی‘ کو گرایا گیا ہے۔

۲) حرف گرانے کے اصول۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ ’ہی‘ کو گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ ’ہی‘ کو گرایا گیا ہے۔

---

www.urduchannel.in

۲۷) بحر : مضارع مربع مفعول فاعلن ، ارکان : مفعول۔فاعلات۔مفاعیل۔فاعلن

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے۔ذوق

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

مف	عو	ل	فا	ع	لا	ت	م	فا	عی	ل	فا	ع	لن
۲	۲	۱	۲	۱	۲	۱	۱	۱	۲	۱	۲	۱	۲
لا	ئی	ح	یا	ت	آ	ء	ق	ضا	لے	چ	لی	چ	لے
اپ	نی	خ	شی	ن	آ	ء	ن	اپ	نی	خ	شی	چ	لے

ردیف : چلے ، قافیہ : چلی۔خوشی ، حرفِ متبدل : ل۔ش ، حرفِ مستقل : ی
مصرعہ اول :
۱) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق لفظ ’آئے‘ کے صوتِ طویل (۲) جز ’ئے‘ کو گرایا گیا ہے۔
مصرعہ ثانی :
۱) حرف گرانے کے اصول ۱/ ۵ کے مطابق لفظ ’ آئے ‘ کے صوتِ طویل(۲)جز ’ئے‘ کو گرایا گیا ہے۔

---

www.urduchannel.in

۲۸) بحر : خفیف مثلّث فاعلاتن فعلن ، ارکان : فاعلاتن ـ مفاعلن ـ فعلن

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخراس درد کی دوا کیا ہے ـ مرزا غالبؔ

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

فا/ف	ع	لا	تن	م	فا	ع	لن	فع	لن
۲/۱	۱	۲	۲	۱	۲	۱	۲	۲	۲
د	ل	نا	دا	ت	جھے	ہ	وا	کیا	ہے
آ	خر	اس	در	د	کی	د	وا	کیا	ہے

ردیف : کیا ہے ، قافیہ : ہوا ـ دوا ، حرفِ متبدل : ا ـ و ، حرفِ مستقل : ا

نوٹ : ۱) قافیہ 'ہوا' کے صوتی ہجا 'ہ ـ وا' اور 'ہ ـ آ' کے بھی ہوتے ہیں، اس لئے حرفِ متبدل میں الف لیا گیا ہے۔

۲) اس بحر میں 'فاعلاتن' کی جگہ 'فَعِلا تن' کے استعمال کی رعایت ہے۔

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۷/ ۵ کے مطابق لفظ 'دلِ ناداں' کے صوتِ طویل (۲) جز 'لِ' کے اضافت کی یائے باطنی 'زیر' گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ۴/ ۳ کے مطابق الفاظ 'آخر ـ اس' کے لفظ 'آخر' کے آخری حرف 'ر' کا لفظ 'اس' کے پہلے حرف 'ا' سے وصل ہو کر 'رس' بن گیا ہے۔

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

۲۹) بحر : مجتث مربع مستفعلن فاعلاتن ، ارکان : مستفعلن ۔فاعلاتن۔ مستفعلن ۔فاعلاتن

دیوار و در سے اتر کر، پرچھائیاں بولتی ہیں
کوئی نہیں بولتا جب ، تنہائیاں بولتی ہیں ۔ندا فاضلی

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

مس	تف	ع	لن	فا	ع	لا	تن	مس	تف	ع	لن	فا	ع	لا	تن
۲	۲	۱	۲	۲	۱	۲	۲	۲	۲	۱	۲	۲	۱	۲	۲
دی	وا	ر	در	سے	ا	تر	کر	پر	چھا	ء	یاں	بو	ل	تی	ہیں
کو	ئی	ن	ہیں	بو	ل	تا	جب	تن	ہا	ء	یاں	بو	ل	تی	ہیں

ردیف : بولتی ہیں ، قافیہ : پرچھائیاں۔تنہائیاں ، حرفِ متبدل : ں۔ء ، حرفِ مستقل : یاں

نوٹ : قافیہ ’پرچھائیاں‘ میں ہمزہ کے بعد نون غنہ بھی آتا ہے، اس لئے حرفِ متبدل میں نون غنہ لیا گیا ہے۔

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۸/ ۵ کے مطابق لفظ ’دیوار و در‘ کے ’واو عطف‘ کو گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ا کے مطابق کسی حرف کو گرایا نہیں گیا ہے۔

----

www.urduchannel.in

۳۰) بحر : مجتث مفاعلن فعلن مربّع ۔۱ : مفاعلن ۔فعلاتن ۔مفاعلن ۔فعلن

کبھی کسی کو مکمّل جہاں نہیں ملتا
کہیں زمیں تو کہیں آسماں نہیں ملتا ۔ندؔا فاضلی

بالترتیب ارکان ، علامتی عددِ صوت ، مصرعہ اوّل ، مصرعہ ثانی

م	فا	ع	لن	ف	ع	لا	تن	م	فا	ع	لن	فع	لن
۱	۲	۱	۲	۱	۱	۲	۲	۱	۲	۱	۲	۲	۲
ک	بھی	ک	سی	ک	م	کم	مل	ج	ہاں	ن	ہیں	مل	تا
ک	ہیں	ز	میں	ت	ک	ہیں	آ	س	ماں	ن	ہیں	مل	تا

ردیف : نہیں ملتا ، قافیہ : جہاں ۔آسماں ، حرفِ متبدل : ہ ۔م ، حرفِ مستقل : اں

مصرعہ اول :

۱) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق لفظ 'کسی کو' کے صوتِ طویل (۲) جز 'کو' کو گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثانی :

۱) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'تو' کو گرایا گیا ہے۔

----

www.urduchannel.in

(۲۸) میر سے ندا تک

برائے مشق

(میر تقی میرؔ سے ندؔا فاضلی تک ۳۰ غزلیں)

www.urduchannel.in

(۲۹) برائے مشق

اس باب میں دی ہوئیں

۱) تمام غزلوں کے ردیف، قافئے پہچانئے

۲) تمام قافیوں کے حرفِ مستقل، حرفِ متبدّل بتائیے

۳) تمام غزلوں کے گرائے ہوئے حروف پہچانئے

۴) تمام غزلوں کی تقطیع کیجئے

www.urduchannel.in

۱) بحر : ہزج مربع مفاعیلن

ارکان : مفاعیلن ۔مفاعیلن ۔مفاعیلن ۔مفاعیلن

شاعر : مرزا غالب

کبھی نیکی بھی اس کے دل میں گر آ جائے ہے مجھ سے
جفائیں کر کے اپنی یاد ، شرما جائے ہے مجھ سے

خدایا ، جذبۂ دل کی مگر تاثیر الٹی ہے
کہ جتنا کھینچتا ہوں ، اور کھنچتا جائے ہے مجھ سے

ادھر وہ بد گمانی ہے ،ادھر یہ ناتوانی ہے
نہ پوچھا جائے ہے اس سے ، نہ بولا جائے ہے مجھ سے

سنبھلنے دے مجھے اے نا امیدی، کیا قیامت ہے
کہ دامانِ خیالِ یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

۲) بحر : ہزج مثلّث مفاعیلن فعولن

ارکان : مفاعیلن ۔مفاعیلن ۔مفاعیلن ۔فعولن

شاعر : شہریار

شبِ غم کیا کریں ، کیسے گذاریں
کسے آوز دیں ، کس کو پکاریں

سرِ بامِ تمنّا کچھ نہیں ہے
کسے آنکھوں سے اس دل میں اتاریں

وہی مبہم سی سرگوشی ہوا کی
وہی افسردہ شمعوں کی قتاریں

کہاں تک یاد غمخواری کریگی
کہاں تک زلفِ تنہائی سنواریں

اٹھو ، نیندوں سے آنکھوں کو جلائیں
چلو ، خوابوں کی پریوں کو پکاریں

www.urduchannel.in

۳) بحر : ہزج مربع مفعول مفاعیلن

ارکان : مفعول ۔ مفاعیلن ۔ مفعول ۔ مفاعیلن

شاعر : ابنِ انشاء

دل عشق میں بے پایاں ، سودہ ہو تو ایسا ہو
دریا ہو تو ایسا ہو ، صحرا ہو تو ایسا ہو

ہم سے نہیں رشتہ بھی ، ہم سے نہیں ملتا بھی
ہے پاس وہ بیٹھا بھی ، دھوکا ہو تو ایسا ہو

وہ بھی رہا بیگانہ بھی ، ہم نے بھی نہ پہچانا
ہاں اے دلِ دیوانہ ، اپنا ہو تو ایسا ہو

اس درد میں کیا کیا ہے ، رسوائی بھی ، لذّت بھی
کانٹا ہو تو ایسا ہو ، چبھتا ہو تو ایسا ہو

ہم نے یہی مانگا تھا ، اس نے یہی بخشا تھا
بندہ ہو تو ایسا ہو ، داتا ہو تو ایسا ہو

۴) بحر : ہزج مربع مفعول فعولن

ارکان : مفعول۔مفاعیل۔مفاعیل۔فعولن

شاعر : شہریار

سینے میں جلن ، آنکھوں میں طوفان سا کیوں ہے
اس شہر میں ہر شخص پریشان سا کیوں ہے

دل ہے تو دھڑکنے کا بہانہ کوئی ڈھونڈھے
پتّھر کی طرح بے حس و بے جان سا کیوں ہے

تنہائی کی یہ کون سی منزل ہے رفیقو
تا حدِّ نظر ایک بیابان سا کیوں ہے

ہم نے تو کوئی بات نکالی نہیں غم کی
وہ زود پشیمان ، پشیمان سا کیوں ہے

کیا کوئی نئی بات نظر آتی ہے ہم میں
آئینہ ہمیں دیکھ کے حیران سا کیوں ہے

www.urduchannel.in

۵) بحر : ہزج مثمّن مفعول ـ فعولن

ارکان : مفعول ـ مفاعلن ـ فعولن

شاعر : میر تقی میر

ہے عشق میں صبر ناگوارا
پھر صبر بن اور کیا ہے چارہ

یوں بات کرے ہے میرے خوں سے
گویا نہیں ان نے مجھ کو مارا

دیکھو ہو ، تو دور بھاگتے ہو
کچھ پاس نہیں تمھیں ہمارا

تھا کس کو دماغِ باغ اس بن
بلبل نے بہت مجھے پکارا

جب جی سے گذر گئے ہم ائے میر
اس کوچے میں تب ہوا گذارا

٦) بحر : ہزج مربع فاعلن ۔مفاعیلن

ارکان : فاعلن ۔مفاعیلن ۔فاعلن ۔مفاعیلن

شاعر : مرزاغالب

ذکر اس پریوش کا اور پھر بیاں اپنا
بن گیا رقیب آخر جو تھا رازداں اپنا

دردِ دل لکھوں کب تک ، جاؤں ان کو دکھلا دوں
انگلیاں فگار اپنی ، خامہ خوں چکاں اپنا

گھستے گھستے مٹ جاتا ، آپنے عبث بدلا
ننگِ سجدہ سے میرے ، سنگِ آستاں اپنا

تا کرے نہ غمّازی ، دوست کی شکایت میں
کر لیا ہے دشمن کو ، ہم نے ہم زباں اپنا

ہم کہاں کے دانا تھے ، کس ہنر میں یکتا تھے
بے سبب ہوا غالب دشمن آسماں اپنا

www.urduchannel.in

۷) بحر : رجز مربع مستفعلن
ارکان : مستفعلن ۔ مستفعلن ۔ مستفعلن ۔ مستفعلن

شاعر : ابنِ انشا

کل چودھویں کی رات تھی ، شب بھر رہا چرچہ ترا
کچھ نے کہا یہ چاند ہے ، کچھ نے کہا چہرا ترا

ہم بھی وہیں موجود تھے ، ہم سے بھی سب پوچھا کئے
ہم ہنس دئے ، ہم چپ رہے ، منظور تھا پردہ ترا

اس شہر میں کس سے ملیں ، ہم سے تو چھوٹی محفلیں
ہر شخص تیرا نام لے ، ہر شخص دیوانہ ترا

کوچے کو تیرے چھوڑ کر جوگی ہی بن جائیں مگر
جنگل ترے ، پربت ترے ، بستی ترے ، صحرا ترا

بے درد سننی ہے تو چل ، کہتا ہے کیا اچھی غزل
عاشق ترا ، رسوا ترا ، شاعر ترا انشا ترا

۸) بحر : رجز مربع مفتعلن ۔مفاعلن
ارکان : مفتعلن ۔مفاعلن ۔مفتعلن ۔مفاعلن

شاعر : علاّمہ اقبال

گیسوئے تابدار کو اور بھی تابدار کر
ہوش و خرد شکار کر ، قلب و نظر شکار کر

عشق بھی ہو حجاب میں ،حسن بھی ہو حجاب میں ۔۔۔ ؟
یا تو خود آشکار ہو ، یا مجھے آشکار کر

تو ہے محیطِ بیکراں ، میں ہوں زرا سی آب جو
یا مجھے ہم کنار کر ، یا مجھے بے کنار کر

باغِ بہشت سے مجھے حکمِ سفر دیا تھا کیوں
کارِ جہاں دراز ہے ، اب میرا انتظار کر

روزِ حساب جب مرا پیش ہو دفترِ عمل
آپ بھی شرمسار ہو ، مجھ کو بھی شرمسار کر

www.urduchannel.in

۹) بحر : رجز مربع مفاعن

ارکان : مفاعلن ۔مفاعلن ۔مفاعلن ۔مفاعلن

شاعر : شہریار

یہ کیا جگہ ہے دوستو ، یہ کون سا دیار ہے
حدِ نگاہ تک یہاں غبار ہی غبار ہے

ہر ایک جسم روح کے عذاب سے نڈھال ہے
ہر اک آنکھ شبنمی ، ہر اک دل فگار ہے

ہمیں تو اپنے دل کی دھڑکنوں پہ بھی تقیں نہیں
خوشا وہ لوگ جن کو دوسروں پہ اعتبار ہے

نہ جس کا نام ہے کوئی ، نہ جس کی کوئی شکل ہے
اک ایسی شے کا کیوں ہمیں عذل سے انتظار ہے

www.urduchannel.in

۱۰) بحر : رمل مربع فاعلاتن ۔فاعلن

ارکان : فاعلاتن ۔فاعلاتن ۔فاعلاتن ۔فاعلن

شاعر : علّامہ اقبال

پھر چراغِ لالہ سے روشن ہوئے کوہ و دمن
مجھ کو پھر نغموں پہ اکسانے لگا مرغِ چمن

حسنِ بے پروا کو اپنی بے نقابی کے لئے
ہوں اگر شہروں سے بن پیارے تو شہر اچھّے کہ بن

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا ، نہ بن ، اپنا تو بن

من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاوں ہے ، آتا ہے دھن ، جاتا ہے دھن

پانی۔پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ من تیرا ، نہ تن

www.urduchannel.in

۱۱) بحر : رمل مثلّث فاعلاتن ۔ فاعلن

ارکان : فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ فاعلن

شاعر : شہریار

ہر طرف اپنے کو بکھرا پاؤگے
آئینوں کو توڑ کر پچھتاؤگے

سچ کو پہلے لفظ ، پھر لب دینگے ہم
تم ہمیشہ جھوٹ کو جھٹلاؤگے

پھیلتا جائیگا صحرائے سکوت
دور کی آواز بنتے جاؤگے

ساری سمتیں بے کشش ہو جائینگی
گھوم ۔ پھر کر ، پھر یہیں آ جاؤگے

روح کی دیوار کے گرنے کے بعد
بے بدن ہو جاؤگے ، مر جاؤگے

۱۲) بحر : رمل مربع فاعلاتن فعلن

ارکان : فاعلاتن ۔ فَعَلاتن ۔ فَعَلاتن ۔ فعلن

شاعر : مرزا غالب

نکتہ چیں ہے ، غمِ دل اس کو سنائے نہ بنے
کیا بنے بات ، جہاں بات بنائے نہ بنے

میں بلاتا تو ہوں اس کو ، مگر اے جذبۂ دل
اس پہ بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے

اس نزاکت کا برا ہو ، وہ بھلے ہیں بھی تو کیا
ہاتھ آئیں ، تو انھیں ہاتھ لگائے نہ بنے

کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گری کس کی ہے
پردہ چھوڑا ہے وہ اس نے ، کہ اٹھائے نہ بنے

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
جو لگائے نہ بنے ، اور بجھائے نہ بنے

www.urduchannel.in

۱۳) بحر : رمل مثلث فاعلاتن فعلن

ارکان : فاعلاتن ـ فعلاتن ـ فعلن

شاعر : مرزا غالب

عشق مجھ کو نہیں ، وحشت ہی سہی
میری وحشت ، تری شہرت ہی سہی

قطع کیجیۓ نہ تعلّق ہم سے
کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی

اپنی ہستی ہی سے ہو ، جو کچھ ہو
آگہی گر نہیں ، غفلت ہی سہی

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالینگے
بے نیازی تری عادت ہی سہی

یار سے چھیڑ چلی جائۓ اسد
گر نہیں وصل ، تو حسرت ہی سہی

۱۴) بحر : رمل مربع فعلات فاعلاتن

ارکان : فَعَلات ۔فاعلاتن۔ فَعَلات ۔فاعلاتن

شاعر : مرزاغالب

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

ترے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیرِ نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

رگِ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
جسے غم سمجھ رہے ہو یہ اگر شرار ہوتا

یہ مسائلِ تصوّف ، یہ ترا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

www.urduchannel.in

۱۵) بحر : متقارب مربع فعولن
ارکان : فعولن ـ فعولن ـ فعولن ـ فعولن

شاعر : علاّمہ اقبال

ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں
مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں

ستم ہو کہ ہو وعدۂ بے حجابی
کوئی بات صبر آزما چاہتا ہوں

یہ جنّت مبارک رہے زاہدوں کو
کہ میں آپ کا سامنا چاہتا ہوں

کوئی دم کا مہماں ہوں ، اے اہلِ محفل
چراغِ سحر ہوں ، بجھا چاہتا ہوں

بھری بزم میں راز کی بات کہہ دی
بڑا بے ادب ہوں سزا چاہتا ہوں

www.urduchannel.in

۱۶) بحر : متقارب مربع فعولن فعل
ارکان : فعولن ۔ فعولن ۔ فعولن ۔ فعل

شاعر : شہریار

ہوا تو کہاں ہے ، زمانے ہوئے
سمندر کے پانی کو ٹھہرے ہوئے

لہو سب کا سب آنکھ میں آگیا
ہرے پھول سے جسم ، پیلے ہوئے

جنوں کا ہر اک نقش مٹ کر رہا
ہوس کے سبھی خواب پورے ہوئے

جہاں جایئے ریت کا سلسلہ
جدھر دیکھئے شہر اجڑے ہوئے

بڑا شور تھا جب سماعت گئی
بہت بھیڑ تھی جب اکیلے ہوئے

www.urduchannel.in

۱۷) بحر : متقارب مثمن فعول فعلن
ارکان : فعول۔فعلن۔فعول۔فعلن۔فعول۔فعلن۔فعول۔فعلن

شاعر : علاّمہ اقبال

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدارِ یار ہوگا
سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا

دیارِ مغرب کے رہنے والو ، خدا کی بستی دکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو ، وہ اب زرِ کم عیار ہوگا

تمھاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کریگی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنیگا ، ناپائدار ہوگا

خدا کے عاشق تو ہیں ہزاروں ، بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنونگا ، جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

نہ پوچھ اقبال کا ٹھکانا ، ابھی وہی کیفیت ہے اس کی
کہیں سرِ رہگزار بیٹھا ، ستم کشِ انتظار ہوگا

۱۸) بحر : کامل مربع متفاعلن

ارکان : متفاعلن ۔متفاعلن ۔متفاعلن ۔متفاعلن

شاعر : علاّمہ اقبال

کبھی اے حقیقتِ منتظر ، نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزار سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے ، ترا آئینہ ہے وہ آئینہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی ، جو اماں ملی ، تو کہاں ملی
مرے جرمِ خانہ خراب کو ، ترے عفوِ بندہ نواز میں

نہ وہ عشق میں رہی گرمیاں ، نہ وہ حسن میں رہی شوخیاں
نہ وہ غزنوی میں تڑپ رہی ، نہ وہ خم ہے زلفِ ایاز میں

میں جو سر بہ سجدہ کبھی ہوا ، تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملیگا نماز میں

www.urduchannel.in

۱۹) بحر : متدارک مربع فاعلن
ارکان : فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن

شاعر : ندافاضلی

ہر طرف ، ہر جگہ بے شمار آدمی
پھر بھی تنہائیوں کا شکار آدمی

صبح سے شام تک بوجھ ڈھوتا ہوا
اپنی ہی لاش کا ، خود مزار آدمی

ہر طرف بھاگتے دوڑتے راستے
ہر طرف آدمی کا شکار آدمی

روز جیتا ہوا ، روز مرتا ہوا
ہر نیا دن ، نیا انتظار آدمی

زندگی کا مقدّر سفر در سفر
آخری سانس تک بے قرار آدمی

www.urduchannel.in

۲۰) بحر : متدارک مسدس فاعلن

ارکان : فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن ۔فاعلن

شاعر : ندافاضلی

اٹھ کے کپڑے بدل ، گھر سے باہر نکل ، جو ہوا سو ہوا
رات کے بعد دن ، آج کے بعد کل ، جو ہوا سو ہو

جب تلک سانس ہے ، بھوک ہے پیاس ہے ، یہ ہی اتہاس ہے
رکھ کے کاندھے پہ حل ، کھیت کی اور چل ، جو ہوا سو ہوا

خون سے تر بہ تر ، کر کے ہر رہگزر ، تھک چکے جانور
لکڑیوں کی طرح ، پھر ے چولھے میں جل ، جو ہوا سو ہوا

جو مرا سو مرا ، جو جلا کیوں جلا ، جو لٹا کیوں لٹا
مدّتوں سے ہے گم ، ان سوالوں کے حل ، جو ہوا سو ہوا

مندروں میں بھجن ، مسجدوں میں اذاں ، آدمی گم کہاں۔۔۔ ؟
آدمی کے لئے ایک تازہ غزل ، جو ہوا سو ہوا

۲۱) بحر : متدارک مثمن فاعلن

ارکان : فاعلن ۔ فاعلن ۔ فاعلن ۔ فاعلن ۔ فاعلن ۔ فاعلن ۔ فاعلن ۔ فاعلن

شاعر : ابنِ انشا

(ابنِ انشا نے اس غزل میں ہندی لہجے کی آمیزش کی ہے، جو اس غزل کی خوبصورتی بھی ہے)

پیت کرنا تو ہم سے نبھانا سجن ، ہم نے پہلے ہی دن تھا کہا نا سجن
تم ہی مجبور ہو ، ہم ہی مختار ہیں ، خیر مانا سجن ، یہ بھی مانا سجن

اب جو ہونے کے قصّے سبھی ہو چکے ، تم ہمیں کھو چکے ، ہم تمھے کھو چکے
آگے دل کی نہ باتوں میں آنا سجن ، کہ یہ دل ہے سدا کا دِوانا سجن

یے بھی سچ ہے ، نہ کچھ بات جی کی نئی ، سونی راتوں میں دیکھا کئے چاندنی
پر یہ سودا ہے ہم کو پرانا سجن ، اور جینے کا اپنے بہانا سجن

شہر کے لوگ اچّھے ہیں ہم درد ہیں ، پر ہماری سنو ہم جہاں۔گرد ہیں
داغِ دل نا کسی کو دکھانا سجن ، یے زمانا نہیں ، وہ زمانا سجن

اس کو مدّت ہوئی صبر کرتے ہوئے ، آج کوئے وفا سے گزرتے ہوئے
پوچھ کر اس گدا کا ٹھکانا سجن ، اپنے انشا کو بھی دیکھ آنا سجن

www.urduchannel.in

۲۲) بحر : متدارک مربع فعلن
ارکان : فعلن ـ فعلن ـ فعلن ـ فعلن

شاعر : جگر مرادآبادی

پھول کھلے ہیں گلشن گلشن
لیکن اپنا اپنا دامن

خیر مزاجِ حسن کی یا رب
تیز بہت ہے دل کی دھڑکن

آج نہ جانے رات یہ کیا ہے
ہجر کی رات اور اتنی روشن

عمریں بیتیں ، صدیاں بیتیں
ہے وہی اب تک دل کا بچپن

بیٹھے ہم ہر بزم میں لیکن
جھاڑ کے اٹّھے اپنا دامن

www.urduchannel.in

۲۳) بحر : متدارک مثمن فعلن فع

ارکان : فعلن ـ فعلن ـ فعلن ـ فعلن ـ فعلن ـ فعلن ـ فعلن ـ فع

شاعر : میر تقی میر

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں ، کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا ، اس بیماریِ دل نے آخر کام تمام کیا

عہدِ جوانی رو رو کاٹا ، پیری میں لیں آنکھیں موند
یعنی رات بہت تھے جاگے ، صبح ہوئی آرام کیا

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ، ہم کو عبث بدنام کیا

یاں کے سپید و سیاہ میں ہم کو ، دخل جو ہے ، سو اتنا ہے
رات کو رو رو صبح کیا ، یا شام کو جوں توں شام کیا

میر کے دین و مذہب کا ، اب پوچھتے کیا ہو ان نے تو
قشقہ کھینچا ، دیر میں بیٹھا ، کب کا ترک اسلام کیا

www.urduchannel.in

۲۴) بحر : متدارک مثمن فعلن
ارکان : فَعِلن ـ فَعِلن ـ فَعِلن ـ فَعِلن ـ فَعِلن ـ فَعِلن ـ فَعِلن ـ فَعِلن

شاعر : بہادر شاہ ظفر / مشہور شعر

نہیں عشق میں اس کا تو رنج ہمیں کہ قرار و شکیب ذرا نہ رہا
غمِ عشق تو اپنا رفیق رہا ، کوئی اور بلا سے رہا نہ رہا

ظفر آدمی اس کو نہ جانئیگا ، ہو وہ کیسا ہی صاحبِ فہم و ذکا
جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی ، جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

ــــــــ

گئے دونوں جہان کے کام سے ہم ، نہ ادھر کے رہے ، نہ اُدھر کے رہے
نہ خدا ہی ملا ، نہ وصالِ صنم ، نہ ادھر کے رہے ، نہ اُدھر کے رہے

www.urduchannel.in

۲۵) بحر : متدارک مثمن فعلن فَعَلن
ارکان : فعلن ۔فَعَلن ۔فعلن ۔فَعَلن ۔فعلن ۔فَعَلن ۔فعلن ۔فَعَلن

شاعر : جگرمرادآبادی

اللہ اگر توفیق نہ دے ، انسان کے بس کا کام نہیں
فیضانِ محبّت عام سہی ، عرفانِ محبّت عام نہیں

یہ تونے کہا کیا اۓ ناداں ، فیّاضیِ قدرت عام نہیں
تو فکر و نظر تو پیدا کر ، کیا چیز ہے جو انعام نہیں

آتا ہے جو بزمِ جاناں میں ، پندارِ خودی کو توڑ کے آ
اۓ ہوش و خرد کے دیوانے ، یاں ہوش و خرد کا کام نہیں

دنیا یہ دکھی ہے پھر بھی مگر ، تھک کر ہی سہی سو جاتی ہے
تیرے ہی مقدّر میں اۓ دل ، کیوں چین نہیں آرام نہیں

پینے کو تو سب پیتے ہیں جگر ، میخانۂ فطرت میں لیکن
محرومِ نگاہِ ساقی ہیں ، وہ رند جو دُرد آشام نہیں

www.urduchannel.in

۲۶) بحر : مضارع مربع مفعول فاعلاتن

ارکان : مفعول ۔ فاعلاتن ۔ مفعول ۔ فاعلاتن

(ردیف : ہو ، قافیہ : گیا ۔ فدا ، حرفِ متبدل : یے ۔ د ، حرفِ مستقل : ا)

شاعر : علّامہ اقبال

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یا رب
کیا لطف انجمن کا ، جب دل ہی بجھ گیا ہو

شورش سے بھاگتا ہوں ، دل ڈھونڈھتا ہے میرا
ایسا سکون ، جس پر تقدیر بھی فدا ہو

مانوس اس قدر ہو صورت سے میری بلبل
ننّھے سے دل میں اس کے کھٹکا نہ کچھ مرا ہو

پانی کو چھو رہی ہو ، جھک جھک کے دل کی ٹہنی
جیسے حسین کوئی آئینہ دیکھتا ہو

پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے
رونا مرا وضو ہو ، نالہ مری دعا ہو

www.urduchannel.in

۲۷) بحر : مضارع مربع مفعول فاعلن

ارکان : مفعول ۔ فاعلات ۔ مفاعیل ۔ فاعلن

شاعر : ذوق

لائی حیات آئے ، قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے ، نہ اپنی خوشی چلے

ہو عمرِ خضر بھی تو کہینگے بہ وقتِ مرگ
ہم کیا رہے یہاں ، ابھی آئے ، ابھی چلے

دنیا نے کس کا راہِ فنا میں دیا ہے ساتھ
تم بھی چلے چلو یوں ہی ، جب تک چلی چلے

نازاں نہ ہو خرد پہ ، جو ہونا ہے ، وہ ہی ہو
دانش تری ، نہ کچھ مری دانشوری چلے

جاتے ہوائے شوق میں ہیں ، اس چمن سے ذوق
اپنی بلا سے ، بادِ صبا اب کبھی چلے

۲۸) بحر : خفیف مثلث فاعلاتن فعلن

ارکان : فاعلاتن ۔ مفاعلن ۔ فعلن

شاعر : مرزا غالبؔ

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

ہم کو ان سے وفا کی ہے امّید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

جان تم پر نثار کرتا ہوں
میں نہیں جانتا دعا کیا ہے

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالبؔ
مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

www.urduchannel.in

۲۹) بحر : مجتث مربع مستفعلن فاعلاتن

ارکان : مستفعلن ۔ فاعلاتن ۔ مستفعلن ۔ فاعلاتن

شاعر : ندؔا فاضلی

دیوار و در سے اتر کر پرچھائیاں بولتی ہیں
کوئی نہیں بولتا جب تنہائیاں بولتی ہیں

پردیس کے راستے پر رکتے کہاں ہیں مسافر
ہر پیڑ کہتا ہے قصّہ ، خاموشیاں بولتی ہیں

موسم کہاں مانتا ہے تہذیب کی بندشوں کو
جسموں سے باہر نکل کر انگڑائیاں بولتی ہیں

اک بار تو زندگی میں ، ملتی ہے سب کو حکومت
کچھ تو ہر اک آئینے میں شہزادیاں بولتی ہیں

www.urduchannel.in

(۳۰) رباعی

بحرِ ہزج سے بنے ہوئے چوبیس اوزان رباعی کے لئے مختص ہیں۔اس میں چار مصرعے ہوتے ہیں۔ پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہوتا ہے۔رباعی کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کا ہر مصرع ان چوبیس اوزان میں سے کسی وزن پر ہو۔خواہ چاروں مصرعوں کا وزن ایک ہو، یا مختلف۔

یہاں رباعی کے صرف دو اوزان دئے جا رہے ہیں۔

۱) بحر : ہزج مربع مفعول فعل : مفعول۔مفاعیل۔مفاعیل۔فعل

۲) بحر : ہزج مربع مفعول فع : مفعول۔مفاعیل۔مفاعیلن۔فع

مرضی ہو، تو سولی پہ چڑھانا یارب
سو بار جہنّم میں جلانا یارب
معشوق کہیں 'آپ ہمارے ہیں بزرگ'
ناچیز کو ،یہ دن نہ دکھانا یارب۔جوش ملیح آبادی

بالترتیب ارکان، علامتی صوتِ عدد، مصرعہ اول، مصرعہ ثانی، مصرعہ ثالث، مصرعہ رابع

مف	عو	ل	م	فا	عی	ل	م	فا	عی	لن	فع	۰
۲	۲	۱	۱	۲	۲	۱	۱	۲	۲	۲	۲	۰
مر	ضی	ہ	ت	سو	لی	پہ	چ	ڑھا	نا	یا	رب	۰
سو	با	ر	ج	ہن	نم	م	ج	لا	نا	یا	رب	۰
مع	شو	ق	ک	ہیں	آ	پ	ہ	ما	رے	ہ،ب	ذر	گ
نا	چی	ز	ک	یے	دن	نہ	د	کھا	نا	یا	رب	۰

ردیف : یارب ، قافیہ : چڑھانا۔جلانا۔دکھانا ،

www.urduchannel.in

حرفِ متبدل : ڑھ۔ل۔کھ ، حرفِ مستقل : انا

مصرعہ اول :

ا) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'ہو،تو' گرائے گئے ہیں۔

مصرعہ ثانی :

ا) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'میں' کو گرایا گیا ہے۔

مصرعہ ثالث :

ا) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'ہیں' کو گرایا گیا ہے۔

ا) حرف گرانے کے اصول ۲ کے مطابق 'ہ،ب' ایسے دو آزاد صوتِ خفیف (۱) کو ملا کر ایک صوتِ طویل (۲) جز بنا لیا گیا ہے۔

ا) حرف گرانے کے اصول ۳ کے مطابق 'گ' اس حرفِ زاید کا تقطیع میں شمار نہیں کیا گیا ہے۔

مصرعہ رابع

ا) حرف گرانے کے اصول ۳/ ۵ کے مطابق صوتِ طویل (۲) لفظ 'کو' کو گرایا گیا ہے۔

نوٹ : رباعی کے چوبیس اوزان الگ سے دئے گئے ہیں۔

---

www.urduchannel.in

(۳۱) برائے مشق (۴)

نیچے درج رباعیوں کے ردیف، قافیہ، قافیے کے حرفِ متبدل و مستقل بتایئے اور تقطیع کیجئے۔

۱) کل موتیوں کو رول دیا ساقی نے
سونے میں مجھے تول دیا ساقی نے
یہ سن کے کہ کھلتا نہیں مقصودِ حیات
میخانے کا درکھول دیا ساقی نے ۔جوش ملیح اابادی

۲) تجھ سے جو پھریگی، تو کدھر جائیگی
لے جائیگا جس سمت ادھر جائیگی
دنیا کے حوادث سے نہ گھبرا کہ یہ عمر
جس طرح گذاریگا ، گزر جائیگی ۔جوش ملیح آبادی

---

www.urduchannel.in

(۳۲) دوہے

دوہے کھڑی بولی کا ورسہ ہے،جس کا عروضی نظام چھند پر مبنی ہے ۔اردو نے اسے اپنایا اور چھند کی بنیاد ہی پر اس کا وزن طے کیا ہے ۔دوہے غزل کے مطلع کی طرح قافیہ بند دو مصروں کا آزاد شعر ہوتا ہے۔

بحرِ متدارک سے 'دوہے' کے اوزان بنتے ہیں۔

بحرِ متدارک فع لن فع مسدّس : فعلُن ۔فعلُن ۔فاعلُن / فعلُن ۔فعلُن ۔فاع

میں رویا ، پردیس میں ۔بھیگا ماں کا پیار
دل نے ،دل سے بات کی ۔بن چٹّھی ،بن تار ۔ ندا فاضلی

فع	لن	فع	لن	فا	ع	لن	/	فع	لن	فع	لن	فا	ع
۲	۲	۲	۲	۲	۱	۲	/	۲	۲	۲	۲	۲	۱
میں	رو	یا	پر	دے	س	میں	/	بھی	گا	ماں	کا	پیا	ر
دل	نے	دل	سے	با	ت	کی	/	بن	چٹ	ٹھی	بن	تا	ر

ردیف : غیر مردّف ،

قافیہ : پیار۔تار ، حرفِ متبدل : ت۔پ ، حرفِ مستقل : ار

نوٹ : اس 'دوہے' میں کوئی بھی حرف نہیں گرا ہے۔

نوٹ : ندا فاضلی کے یہاں 'دوہے' کے بعض مصرعے 'ماترا' کے حساب سے بھی ملتے ہیں۔'ماترا' کا نظام یوں ہے،ایک مصرع میں تیرہ اور گیارہ ماترائیں ہوتی ہیں۔

----

(۳۳) برائے مشق (۵) :

دوہوں کی تقطیع کیجئے۔

۱)

سپنا ، جھرنا نیندکا ۔جاگی آنکھیں پیاس

پانا، سونا ، کھوجنا۔سانسوں کا اتہاس

---

۳)

گھر کو کھوجے رات دن ۔گھر سے نکلے پاؤں

وہ رستہ ہی کھو گیا۔جس رستے تھا گاؤں ۔ندا فاضلی

---

www.urduchannel.in

(۳۴) آزاد نظم

بقدرِ شوق نہیں ظرفِ تنگنائے غزل
کچھ اور چاہیئے وسعت، مرے بیاں کے لئے

اردو شاعری میں غزل سے لیکر پابند نظم تک ہر صنف میں ردیف قافئے کی پابندی اہم رہی ہے، بلکہ قافیہ کی حیثیت شعر کے محور کی رہی ہے لہٰذا شعر کہتے وقت قافیہ کو مدّ نظر رکھنا شعر گوئی کی پہلی شرط بن جاتی ہے۔ معرّا نظم نے وزن کی پابندی کو تو قبول کیا لیکن قافیہ کی پابندی سے انحراف کیا۔ نتیجے میں معرّا نظم کا محور' موضوع' رہا، نہ کہ قافیہ۔ آگے چل کر کچھ شعراء کو وزن کی پابندی بھی کھلنے لگی، وزن کی پابندی سے انحراف کر، نثری نظم کا راستہ اپنایا گیا۔ عالمی ادب (انگریزی)، نیز اردو کے علاوہ ہندوستانی دیگر زبانوں کے ادب میں، نثری نظم کا چلن آج بھی ہے، لیکن اردو ادب نے نثری نظم کی اس ہیّت کو ہرگز قبول نہیں کیا۔

معرّا نظم کے بعد ابھری نثری نظم کو اردو شاعری نے یکسر رد کر دیا، البتّہ ترنّم خیز آزاد نظم کی ہیّت سامنے آئی، جسے اردو شاعری نے بخوشی قبول کیا۔

پابند شاعری کا عروضی نظام، اولیٰ مصرع کے وزن کے مطابق ثانی مصرع کے ہم وزن ہونے کا ہے۔ یعنی صوتی اعتبار سے اگر اوپر صوتِ طویل (۲) جز ہے، تو ٹھیک اسی کے نیچے صوتِ طویل (۲) جز ہی ہونا چاہیئے۔ ایک جز کا دوسرے جز سے تال کا تناسب قائم رکھنے کی یہی حکمتِ عملی کام میں لائی جاتی ہے۔ جس کے لئے کسی شعر کے تال کے تناسب کو جانچنا مناسب ہوگا۔

ـــــــ

پھول کھلے ہیں گلشن گلشن

لیکن اپنا اپنا دامن۔جگرمرادآبادی

وزن : فعلن : فعلن : فعلن : فعلن

فع	لن	فع	لن	فع	لن	فع	لن
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
پھو	ل کھ	لے	ہیں	گل	شن	گل	شن
لے	کن	اپ	نا	اپ	نا	دا	من

اس شعر کی تقطیع سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح پابند شاعری کے ترنّم کا تعلّق پہلے مصرع کے ’فع‘ اور ’لن‘ کا ،دوسرے مصرع کے ’فع‘ اور ’لن‘ سے قائم کیا جاتا ہے۔اس کے برخلاف آزاد نظم کا ترنّم ،نظم کے ایک ہی مصرع کے ایک ’جز‘ کو دوسرے ’جز‘ سے ہموزن کر کے قائم کیا جاتا ہے۔

ــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

www.urduchannel.in

(۳۵) آزاد نظم کا عروضی نظام

۱) آزاد نظم میں ایک یا ایک سے زاید ارکان کے متواتر استعمال سے نظم کا ترنم قائم کیا جاتا ہے۔
۲) مترنم و مروج بحر/ وزن کا استعمال کیا جاتا ہے۔
۳) کسی بھی رکن کے ساتھ، اس رکن سے میل کھانے والے رکن کو جوڑا جاتا ہے۔
جیسے : فاعلاتن کے ساتھ فَعَلاتُن ،فِعلُن ،فِع کو جوڑا جاتا ہے۔
مثال :

۱)
ایک لٹی ہوئی بستی کی کہانی (موسم آتے جاتے ہیں۔ندا فاضلی)

بجی گھنٹیاں/ اونچے مینار گونجے/سنہری صداؤں نے/ اجلی ہواؤں کی پیشانیوں پر۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔
خدا ان مکانوں میں لیکن کہاں تھا/سلگتے محلّوں کے دیوار و در میں/ وہی جل رہا تھا/
جہاں تک دھواں تھا۔۔۔

www.urduchannel.in

بحر: متقارب فعولن

وزن: 'فعولن' رکن کا متواتر استعمال کیا گیا ہے۔

ف	عو	لن	ف	عو	لن	ف	عو	لن	ف	عو	لن	ف	عو	لن
ب	جی	گھن	ٹ	یاں	اوں	چ	می	نا	ر	گوں	جے	س	نہہ	ری
ص	دا	ؤں	ن	اج	لی	ہ	وا	ؤں	ک	پے	شا	ن	یوں	پر
ــ ــ	ـــ ـ													
ــ ــ	ـ													
خ	دا	ان	م	کا	نوں	م	لے	کن	ک	ہاں	تھا	س	لگ	تے
م	ہل	لوں	ک	دی	وا	ر	در	میں	و	ہی	جل	ر	ہا	تھا
ج	ہاں	تک	دھ	واں	تھا									

www.urduchannel.in

(۳۶) آزاد نظم کی تقطیع کے اصول

۱) آزاد نظم کے سبھی مصرعوں کو ایک لائین میں لکھ لیا جائے۔

۲) آزاد نظم کے سبھی مصرعوں کے سبھی سالم حروف 'سالم' اور گرے ہوئے حروف 'شکستہ' شکلوں میں، صوتی ہجا کے مطابق لکھا جائے

۳) صوتی ہجا کے مطابق ارکان کو، آزاد نظم کے مصروں کے نیچے لکھا جائے۔

مثال :

وقت سے پہلے (موسم آتے جاتے ہیں۔ندا فاضلی)

یوں تو / ہر رشتے کا انجام یہی ہوتا ہے/ پھول کھلتا ہے/مہکتا ہے/بکھر جاتا ہے۔

تم نے/ بے کار ہی موسم کو ستایا/ ورنہ/ پھول جب کھل کے مہک جاتا ہے/خود بہ خود/ شاخ سے گر جاتا ہے---

www.urduchannel.in

فا	ع	لا	تن	ف	ع	لا	تن	ف	ع	لا	تن	فع	لن
یوں	ت	ہر	رش	ت	ک	ان	جا	م	ب	را	ہو	تا	ہے
پھو	ل	کھل	تا	ہ	م	ہک	تا	ہ	ب	کھر	جا	تا	ہے
ــ	ـ												
تم	ن	بے	کا	ر	ہ	مو	سم	ک	س	تا	یا	ور	نہ
فا	ع	لا	تن	ف	ع	لا	تن	فع	لن				
پھو	ل	جب	کھل	ک	م	ہک	جا	تا	ہے				
خود	بہ	خود	شا	خ	س	گر	جا	تا	ہے				

اس آزاد نظم میں شاعر نے بحر رمل کے 'فاعلاتن فعلاتن فعلن' ان ارکان کا استعمال کیا ہے۔

ــ

www.urduchannel.in

(۳۷) برائے مشق (۶) :

مندرجہ ذیل آزاد نظم کی تقطیع کیجئے۔

بحر : ہزج مفاعیلن

پاس پورٹ آفسر کے نام (موسم آتے جاتے ہیں۔ ندا فاضلی)

کراچی ایک ماں ہے
بمبئی بچھڑا ہوا بیٹا
یہ رشتہ پیار کا پاکیزہ رشتہ ہے
جسے اب تک
نہ کوئی توڑ پایا ہے
نہ کوئی توڑ سکتا ہے۔۔۔
غلط ہے ریڈیو، جھوٹی ہے سب اخبار کی خبریں۔۔۔
نہ میری ماں کبھی تلوار تانے رن میں آئی ہے
نہ میں نے اپنی ماں کے سامنے بندوق تانی ہے۔۔۔
یہ کیسا شور و ہنگامہ ہے
یہ کیسی لڑائی ہے۔۔۔

---

www.urduchannel.in

(۳۸) شعر گوئی

اللہ نے انسان کو بہت ساری نعمتوں سے نوازا ،جن میں سے ایک شعر گوئی کی صلاحیت بھی ہے۔اس کی پہچان ہے طبعیت کا شعر کہنے پر اس قدر مچلنا کہ جب تک اسے قلم بند نہ کر دے دل چین نہ پائے ، چاہے وہ شعر شاعری کے قائدے پر پورا اترتا ہو، یا نہ ہو۔

---

(۳۹) شعر گوئی کا طریقہ

۱) طبعیت کو موزوں کرنا : شعر کا وزن میں ہونا ضروری ہوتا ہے۔وزن کو تولنے کا پیمانہ ہے رکن ۔'فعلن ' اس رکن کو سامنے رکھئے اور صوتِ طویل (۲)،صوتِ خفیف (۱) کے مطابق ان کے ہجّے کیجئے ۔اب اس کے مطابق مختلف الفاظ بنایئے۔جیسے :

فعلن : فع۔لن

۲۔۲

آ۔جا ، لے۔چل ، گل۔شن ، پھو۔لوں ، کر۔لے ، بھی۔گا ،آ۔نچل وغترہ۔

جب ایک فعلن کے وزن کے مطابق الفاظ بنانا آجائے تو دو 'فعلن ' کے وزن کے مطابق الفاظ بنایئے۔

جیسے : فعلن۔فعلن

لے چل۔گلشن ، بھیگا۔آنچل ، آجا۔آجا وغیرہ۔

اسی طرح چار 'فعلن ' کے ہم وزن بامعنی الفاظ بنالیجئے۔

اس طرح مختلف ارکان کے ہم وزن الفاظ بنانا آنا چاہیئے۔

www.urduchannel.in

۲) قافیہ بنانا : مختلف ارکان کے ہم وزن قافیہ بنانے کی مشق کیجئے۔

جیسے : فعلن : فع۔لن : ۲۔۲

گل۔شن : دا۔من ، سپ۔نا : اپ۔نا ، گو۔ہر : چا۔در وغیرہ

اس طرح مختلف ارکان کے ہم وزن قافئے بنایئے۔

---

(۴۰) قافیہ۔ردیف کی جوڑی بنانا

قافئے کے ساتھ کسی مستقل لفظ کو جوڑنے سے قافیہ۔ردیف کی جوڑی بنتی ہے۔

جیسے : گلشن ہے : دامن ہے ، سپنا تھا : اپنا تھا ، گوہر میں : چادر میں وغیرہ

ایک مصرع بنانا : ردیف قافیہ کی جوڑی کے ساتھ کسی مخصوص وزن میں بامعنی الفاظ جوڑنے سے مصرع بنتا ہے۔جیسے : یہ میرا گلشن ہے

یہ مے۔را گل۔شن ہے

فعلن ۔ فعلن ۔فعلن ،

یہ تین 'فعلن' کے وزن پر کہا ہوا بامعنی مصرع ہوا۔مشق کے بعد کسی بھی مخصوص وزن میں مصرع کہنا آسان ہوجاتا ہے۔

مصرع لگانا : ردیف قافیہ کے ساتھ بنے ہوئے مصرع کے موضوع کو دھیان میں رکھتے ہوئے ،اس موضوع کی توسیع کرتا ہوا مصرع کہنا یعنی مصرع لگانا ہوتا ہے۔جس سے شعر بھی مکمّل ہوجاتا ہے۔

جیسے : پھولوں کا آنگن ہے (پھولوں۔کا آ۔نگن ہے)

یہ میرا گلشن ہے (یہ مے۔را گل۔شن ہے) یا

پیارا ہے یہ مجھ کو (پیارا۔ ہے یے۔ مجھ کو)

یہ میر اگلشن ہے (یے مے۔را گل۔شن ہے)

www.urduchannel.in

اس طرح یہ مکمّل شعر بن گیا ہے۔ پہلے والے دونوں مصرعوں میں ردیف قافیہ ہے، اس لئے اسے مطلع کہینگے، دوسرے شعر کے صرف ثانی مصرع میں ردیف قافیہ ہونے کی وجہہ سے اسے شعر کہینگے۔

مطالعہ : شاعری کے قائدے کے مطابق شعر کہہ لینے سے میعاری شاعری نہیں ہوتی، اس کے لئے اساتذا کی شاعری کے مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے، جس سے زبان و بیان کا حسن شاعری میں آتا ہے۔ دیگر علوم کا مطالعہ شاعری کو معنی خیز بناتا ہے۔ مشاہدے سے شاعری میں گہرائی آتی ہے۔

---

www.urduchannel.in

(۴۱) بنیادی اُنّیس بحریں

مفردسات بحریں

۱	ہزج	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	خلیل بن احمد
۲	رجز	مستفعلن	مستفعلن	مستفعلن	مستفعلن	خلیل بن احمد
۳	رمل	فاعلاتُن	فاعلاتُن	فاعلاتُن	فاعلاتُن	خلیل بن احمد
۴	متقارب	فعولُن	فعولُن	فعولُن	فعولُن	خلیل بن احمد
۵	کامل	متفاعلُن	متفاعلُن	متفاعلُن	متفاعلُن	خلیل بن احمد
٦	وافر	مفاعلتُن	مفاعلتُن	مفاعلتُن	مفاعلتُن	خلیل بن احمد
۷	متدارک	فاعلُن	فاعلُن	فاعلُن	فاعلُن	ابوالحسن اخفش

www.urduchannel.in

مرکّب بارہ بحریں

۸	منسرح	مستفعلن	مفعولات	مستفعِلُن	مفعولات	خلیل بن احمد
۹	مضارع	مفاعیلن	فاعلاتن	مفاعیلن	فاعلاتن	خلیل بن احمد
۱۰	سریع	مستفعلن	مستفعلن	مفعولات	۰	خلیل بن احمد
۱۱	خفیف	فاعلاتن	مستفعلن	فاعلن	۰	خلیل بن احمد
۱۲	مجتث	مستفعلن	فاعلاتن	مستفعلن	فاعلاتن	خلیل بن احمد
۱۳	مقتضب	مفعولات	مستفعلن	مفعولات	مستفعلن	خلیل بن احمد
۱۴	طویل	فعولن	مفاعیلن	فعولن	مفاعیلن	خلیل بن احمد
۱۵	مدید	فاعلاتن	فاعلن	فاعلاتن	فاعلن	خلیل بن احمد
۱۶	بسیط	مستفعلن	فاعلن	مستفعلن	فاعلن	خلیل بن احمد
۱۷	جدید	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن	۰	بزرچمہر
۱۸	قریب	مفاعیلن	مفاعیلن	فاعلاتن	۰	یوسف نیشاپوری
۱۹	مشاکل	فاعلاتن	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	نامعلوم

www.urduchannel.in

(۴۲) رباعی کی چوبیس بحریں

بحرِ ہزج

۱۔ شجرۂ اخرب کے بارہ اوزان

۱	مفعول	مفاعلن	مفاعیلن	فاع
۲	مفعول	مفاعیل	مفاعیلن	فاع
۳	مفعول	مفاعیل	مفاعیل	فعل
۴	مفعول	مفاعیلن	مفعولن	فاع
۵	مفعول	مفاعلن	مفاعیلن	فع
٦	مفعول	مفاعیل	مفاعیلن	فع
۷	مفعول	مفاعیلن	مفعول	فعول
۸	مفعول	مفاعیلن	مفعولن	فع
۹	مفعول	مفاعیلن	مفعول	فعل
۱۰	مفعول	مفاعیل	مفاعیل	فعول
۱۱	مفعول	مفاعلن	مفاعیل	فعول
۱۲	مفعول	مفاعلن	مفاعیل	فعل

www.urduchannel.in

۲۔شجرۂ اخرم کے بارہ اوزان

۱	مفعولن	فاعلن	مفاعیلن	فع
۲	مفعولن	مفعول	مفاعیلن	فاع
۳	مفعولن	فاعلن	مفاعیل	فعل
۴	مفعولن	مفعولن	مفعولن	فاع
۵	مفعولن	مفعلن	مفعولن	فع
۶	مفعولن	فاعلن	مفاعیلن	فاع
۷	مفعولن	مفعول	مفاعیل	فعول
۸	مفعولن	مفعول	مفاعیلن	فع
۹	مفعولن	مفعولن	مفعول	فعل
۱۰	مفعولن	مفعول	مفاعیل	فعل
۱۱	مفعولن	فاعلن	مفاعیل	فعل
۱۲	مفعولن	مفعولن	مفعول	فعول

ختم شد